ماھنامہ

سیدھا راستہ

لاہور

(جلد نمبر ۲۲ شمارہ نمبر ۵) شوال المکرم ۱۴۳۲ھ ستمبر ۲۰۱۱ء

مسلسل اشاعت کا بائیسواں سال

مدیر اعلیٰ

منیر احمد یوسفی (ایم اے)

بانی سرپرست اعلیٰ:

نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ) پنجاب

انجمن اشاعت دین اسلام (رجسٹرڈ) پنجاب

ملنے کا پتا: جامع مسجد نگینہ بلاک بی III، گجر پورہ (چائنہ) اسکیم لاہور۔ 0300-4274936

دینِ حنیف کا ترجمان

ماہنامہ

سیدھا راستہ

لاہور

زیرِ انتظام صاحبزادہ منیر احمد یوسفی [illegible]

مسلسل اشاعت کا اکیسواں سال

بیادگار، عالم متقی فاضل لوذعی

پیرِ طریقت قطبِ جلی امین علم لدنی حضرت علامہ

حاجی محمد یوسف علی نگینہ سرکار

قدس سرہ العزیز

رکن کونسل آف جرائد اہلسنت پاکستان

ظلِ عنایت

مجمع انوار محبوبِ طریقت صاحبزادہ — حاجی محمد اللہ دتہ یوسفی

مجمع انوار محبوبِ طریقت صاحبزادہ — منیر احمد یوسفی

مجمع انوار محبوبِ طریقت صاحبزادہ — بشیر احمد یوسفی

مجمع انوار محبوبِ طریقت صاحبزادہ — خلیل احمد یوسفی

[illegible]

فہرست

۱ حمد باری تعالیٰ و نعت شریف ۲

۲ اداریہ ۳

۳ تفسیر یوسفی ۶

۴ درسِ حدیث شریف ۱۳

۵ بخاری شریف بحوالہ تفہیم البخاری ۱۵

۶ فضائل قرآن مجید فرقانِ حمید ۲۲

۷ ملفوظات وتعلیمات سلسلہ عالیہ ۲۸

۸ قرآن مجید اور علمِ جدید ۳۳

۹ "مسجد ضرار" مفسرین کی نظر میں ۳۶

۱۰ فتاویٰ از فتاویٰ رضویہ شریف ۴۳

۱۱ الجامع الصحیح بخاری شریف بحوالہ تفہیم البخاری ۴۵

چیف ایڈیٹر

صاحبزادہ حافظ خلیل احمد یوسفی، حافظ محمد رضوان یوسفی،

رشید احمد چوہدری ایم اے ایل ایل بی، ملک محمد سلیم نواز یوسفی

قیمت فی شمارہ 30 روپے

	روپے
الجزائر، ایران، ترکی، عراق	2000
عرب امارات وسعودی عرب	2000
انگلینڈ	2000
کینیڈا، امریکہ	2500
پاکستان	300

مدیرِ اعلیٰ: منیر احمد یوسفی ایم اے

مینیجنگ ایڈیٹر: رشید احمد چوہدری ایم اے ایل ایل بی

مدیرِ معاون: صاحبزادہ حافظ خلیل احمد یوسفی

[illegible]: شیخ محمد احمد یوسفی، حافظ محمد ظفر یوسفی

ویب سائٹ: http://www.seedharastah.com

ای میل ایڈریس: info@seedharastah.com

خط وکتابت و ترسیل زر کا پتہ: ایڈیٹر ماہنامہ "سیدھا راستہ" جامع مسجد نگینہ A-977 بلاک پی III جوہر ٹاؤن لاہور۔ فون آفس: 042-36680027-28

ڈرافٹ اور چیک کے لئے منیر احمد یوسفی اکاؤنٹ نمبر 06180017185303 حبیب بینک شادباغ لاہور

کمپوزنگ: ابوبکر کمپوزنگ سنٹر متصل جامع مسجد نگینہ، ڈی کمپوزنگ، 28 کچہری سٹریٹ، اردو بازار لاہور۔ فون آفس: 042-36680027-28

پبلشر منیر احمد یوسفی نے [illegible] پرنٹرز لاہور سے چھپوا کر دفتر جامع مسجد غلام حسین پارک شادباغ لاہور سے شائع کیا۔ فون آفس: 0300-4274836

حمد باری تعالیٰ

ازقلم: پیر طریقت رہبر شریعت حاجی محمد یوسف علی نگینہ رحمہ اللہ تعالیٰ

خدا دے واسطے حمداں تمامی
خدا دا سب توں اُچا نام نامی
او ہر ذرے دا ہے مالک تے خالق
میں کیہہ دساں اوہدی ارفع مقامی

ہے اُس دی شان ستارالعیوبی
چھپا لیندا اے اوہ بندیاں دی خامی
ہے ازلوں ابد تیکر اُس دی شاہی
قدیمی شان ہے اوہدی دوامی

شریک اوہدا کوئی شے جو بناوے
اوہ ہے بد بخت تے مشرک حرامی
کرے تعریف کیہہ بندہ خدا دی
جنہوں دیندے نے کل عالم سلامی

نبی مُرسل تے بھاویں اولیاء نے
خدا دلوں نے ایہہ سارے پیامی
کرم اوہدے تھیں پڑھدے پچے نے پنچھی
تے پھلاں تے کرن نازک خرامی

قلم ہوون جے رُکھ سیاہی سمندر
ختم نہ ہوسکے شان گرامی!
ایہہ ہے فرمان یوسف میرے رب دا
کرو سارے محمد (ﷺ) دی غلامی

ادارہ ماہنامہ ''سیدھا راستہ'' لاہور کی طرف سے عمرہ اور اعتکاف کی سعادت حاصل کرنے والے خوش نصیبوں کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارک ہو۔

مدینے توں جاون دے دن آگئے نے

ازقلم: پیر طریقت رہبر شریعت حاجی محمد یوسف علی نگینہ رحمہ اللہ تعالیٰ

بدل گیاں رُتاں تے آئیاں بہاراں
مدینے توں جاون دے دن آگئے نے
محمد☆ پیارے دے در تے جا کے
تے دُکھڑے سناون دے دن آگئے نے

کی جہاں توں سدے پیارے نے گھلے
ٹرے قافلے اوہ مدینے دے ولے
محمد☆ دے روضے دی چُم چُم کے جالی
مقدر جگاون دے دن آگئے نے

پلا اپنی نظراں دے اج جام ساقی
تے ویکھ سارے رنداں نوں انعام ساقی
توں پیندا وی جا تے پلاندا وی جاویں
کہ پیون پلاون دے دن آگئے نے

تو اُٹھ ہُن ولاجوت تیناں دی جھولے
تو جتاں وی روسکیں رج رج کے رولے
نہ ہنجواں دے رکھ سانبھ کے ہُن خزانے
ایہہ موتی لٹاون دے دن آگئے نے

اُٹھو ساتھیو راہ ہجر وی نبیڑو
تے وقتِ سحر ساز دل دے توں چھیڑو
کرو اینی زاری کہ تارے وی رووَن
کہ رووَن رُلاون دے دن آگئے نے

مبارک اے راہی مدینے توں جانا
تے روضے دے گرد جا چکر لگانا
بُلاوا دی یوسف توں آیا توں کہنا
کہ مُڑ پھر بلاون دے دن آگئے نے

☆ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم

اداریہ

ہمارا پاکستان اور سیاسی لوگ

مملکتِ خداداد پاکستان ربِ ذوالجلال والاکرام نے ہمیں ایک عظیم نعمت عطا فرمائی ہے۔ لاکھوں جانوں کی قربانی کے بعد برصغیر کے لوگوں کو اسلام کے نام پر ایک عظیم ملک حاصل ہوا۔ جس کے معرضِ وجود میں آتے ہی اس کے خلاف یہود و ہنود کی سازشیں شروع ہو گئیں۔ جس میں پاکستان کے بدخواہ پاکستانی بھی شامل ہو گئے۔ قیامِ پاکستان کے کچھ عرصہ بعد ہی برآنے والا دن پاکستان کے حق میں ریشہ دوانیوں کی وجہ سے اچھا نہیں رہا۔ یہاں تک پاکستان کا مشرقی بازو ملکی باغی اور غیر سنجیدہ قیادت اور مفاد پرست ٹولے کی وجہ سے "بنگلہ دیش" کی صورت دھار گیا۔

یہ تو ربِ ذوالجلال والاکرام کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ پاکستان ایٹمی طاقت بن گیا۔ جس کی وجہ سے یہود و ہنود کی بھی آنکھیں کھل گئیں۔ مگر یہود و ہنود کو غدارانِ پاکستان ڈھونڈنے میں کوئی دقت نہیں ہے۔ بڑی آسانی سے ایسے لوگ مل رہے ہیں جو رہائشی اور ملازم پاکستان کے ہیں لیکن یہودی و ہنودی مفادات کے تحفظ کے لئے کام کر رہے ہیں۔ بڑے اہم ذمہ دار عہدوں پر فائز لوگ پاکستان کے مال و دولت پر عیش و عشرت تو کر رہے ہیں۔ مگر وکالت انڈیا، اسرائیل، امریکہ کی کرتے ہیں اور یہ تین شیطان ہیں جو پاکستان کو ہر طرح کا نقصان پہنچانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔ اب چوتھا شیطان ان لوگوں کی شکل میں سرگرم ہے جو ان تین شیطانوں کا کاسہ لیس اور غلام ہے۔

آئے دن سیاستدانوں کی اکثریت پاکستان کے ٹوٹنے کی باتیں کرتی رہتی ہے۔ تعمیری گفتگو کی بجائے تخریبی بیانات جاری کرتے رہتے ہیں۔ ابھی گذشتہ دنوں کالا باغ ڈیم پر اسفندیار ولی اور وفاقی وزیر ریلوے نے بیان دیا کہ کالا باغ ڈیم بنانے سے پہلے پاکستان کو توڑو۔ کیسی عجیب بات ہے کہ پاکستان کا وفاقی وزیر پاکستان کو توڑنے کا بیان دے رہا ہے اور افسوس صد افسوس کہ وفاقی حکومت صدر اور وزیر اعظم نے بھارت نواز وزیر کے بیان کا نوٹس تک نہیں لیا اور وہ بدستور اپنے عہدے پر برقرار ہے۔

بے حسی اور ہوکا عالم طاری ہے۔ ہر محکمہ ترقی کی بجائے تنزل کا شکار ہے مگر ارکان قومی اسمبلی، سینیٹ اور صوبائی اسمبلیوں کے ارکان، وزیر اعظم، وزرائے اعلیٰ اور کارکنانِ حکومت اور اربابِ حل و عقد پژمردگی، بے حسی، اخلاقی گراوٹوں اور کرپشن میں مبتلا ہیں۔ ہر کوئی دوسرے کو نوچنے اور لوٹنے میں مصروف ہے۔ ملک کی تعمیر و ترقی کے لئے کچھ کام ہوتا نظر نہیں آ رہا۔ حکومتی افراد کی مفت میں پرورش ہو رہی ہے۔ جبکہ عوام الناس ہر قسم کے ظلم کی چکی میں پس رہے ہیں۔ بجلی کی لوڈ شیڈنگ ہو یا سی این جی کی لوڈ شیڈنگ، پیٹرول کی قیمت ہو یا اشیائے خوردنی کے ریٹ، عام آدمی کی پہنچ سے باہر ہو چکے ہیں۔ چپک سیکٹر سے نئے نئے ڈاکو اور لٹیرے پیدا ہو رہے ہیں۔ آئے دن راہزنی اور ڈاکہ زنی کی وارداتیں اور قتل و غارت گری کا بازار گرم ہے۔ پولیس جس نے لوگوں کی حفاظت کرنی ہے اس میں سے کچھ پولیس وزراء کی حفاظت کر رہی ہے اور کچھ ناکے۔ جبکہ عوام الناس بے رحم اور سنگدل لوگوں کے ہتھے چڑھے ہوئے ہیں۔

جو ادارے جس مقصد کے لئے بنے ہیں وہ اپنے فرضِ منصبی سے بے خبر ہیں۔ حکمران بے حسی میں مبتلا ہیں۔ پاکستان جو اسلام کے نام پر معرضِ وجود میں آیا ہے، جسے قائد اعظم اسلام کی تجربہ گاہ بنانا چاہتے تھے، جس کی بنیاد دو قومی نظریے پر ہے اس کو دھندلا کیا جا رہا ہے۔ مجید نظامی نے کیا ہی سچی بات کہی ہے کہ پاکستان کی بنیاد دو قومی نظریہ ہے اور ہمیں آزادی پاک نبی ﷺ کی بدولت عطا ہوئی۔ پاکستانی حکمرانوں اور عوام الناس کو ملکی بقاء اور ترقی کے لئے کام کرنے کی ضرورت ہے یہ ہمارے عہدے اور رتبے پاکستان کی

بدولت ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ جل مجدہٗ الکریم ہمارے ملک کو تا قیامت قائم رکھے اور یہود و ہنود کے غلاموں کی بجائے نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے غلاموں کو پاکستان میں جماؤ، غلبہ اور حکومت عطا فرمائے۔ آمین!

ہمارا رب وحدہٗ لاشریک ہے

"امن کی آشا" کا پرچار کرنے والی ایک تنظیم کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے سابق وزیراعظم پاکستان اور پاکستان مسلم لیگ (ن) کے سربراہ میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ "جس رب کو بھارتی پوجتے ہیں ہم بھی اُسی کو پوجتے ہیں۔" نیز یہ بھی فرمایا کہ پاکستان اور بھارت کی زبان اور ثقافت ایک جیسی ہے اس میں صرف سرحد کی لکیر آ گئی ہے۔ اور پھر میاں صاحب نے نہایت تاسف کا اظہار کرتے ہوئے یہ بھی کہا کہ ایٹمی دھماکوں کی نوبت نہ ہی آتی تو اچھا تھا۔

سیفما کی اس تقریب میں (جس میں بھارتی وفد بھی شریک تھا) تقریر کرتے ہوئے سابق پاکستانی وزیراعظم نہ جانے کس ترنگ اور کیفیت میں تھے کہ انہیں اس بات کا قطعاً احساس اور ادراک ہی نہ رہا کہ وہ پاکستان کے ازلی دشمن بھارت کے لئے اس قدر محبت کا مظاہرہ کر کے نہ صرف نظریہ پاکستان کی نفی کر رہے ہیں بلکہ کسی حد تک اپنے لئے بھی مشکلات پیدا کر رہے ہیں۔ پاکستان اور بھارت کے درمیان سرحد کی مجبوری کا اظہار کرتے ہوئے انہوں نے جس طرح بھارتی خداؤں کو اپنا خدا قرار دیا ہے اس سے اُن کے بارے یہ یقین کرنا مشکل ہو رہا ہے کہ وہ قیام پاکستان کے پس منظر، نظریہ پاکستان اور اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا ادراک بھی رکھتے ہیں یا نہیں۔ انہوں نے محض بھارتی وفد کو خوش کرنے کے لئے وہ کچھ کہہ دیا جو حقیقت کے خلاف، مذہب وملت کے خلاف، تاریخی حقائق وشعور کے خلاف اور برصغیر میں مسلم زعماء کی صدیوں پر محیط دینی وسیاسی جدوجہد کے خلاف ہے۔ پاکستان کی ۶۵ ویں سالگرہ کے موقع پر موصوف کا یہ فرمانا کہ ہماری زبان اور تہذیب وثقافت ایک ہے، کیا ظالم وجابر ہندو بنئے سے آزادی اور حصولِ پاکستان کی تحریک اور تحریک کے قائدین اور بانیانِ پاکستان کا مذاق اڑانے اور قیامِ پاکستان کے مقاصد کی بے توقیری نہیں؟ موصوف کو اس بات کا ادراک ہونا چاہئے کہ اُن کے والدین اور بزرگ کیوں ہجرت کر کے پاکستان آئے؟ اس لئے کہ تقسیم ہند سے قبل متعصب ہندوؤں نے مسلمانوں کا جینا حرام کر رکھا تھا۔ اُن کو کسی قسم کی مذہبی آزادی نہ تھی اور نہ ہی زندگی کی بقاء کے لئے اُن کو روزگار کے مواقع میسر تھے۔ مسلمان عملاً زندہ در گور ہو کر رہ گئے تھے۔ اس لئے ہجرت کے سوا اُن کے پاس کوئی چارہ نہ رہ گیا تھا اور نہ زبان وثقافت اُس وقت بھی یہی تھی جو آج ہے۔

آج جس طرح پاک بھارت سرحد کی لکیر اور ایٹمی دھماکوں پر تاسف اور پشیمانی کا اظہار کیا جا رہا ہے اس سے یہ تاثر پیدا ہو رہا ہے کہ اب ہندو بنئے کی خصلت وسرشت بدل گئی ہے اور خدانخواستہ بانیانِ پاکستان سے کوئی تاریخی غلطی سرزد ہو گئی تھی جو انہوں نے ایک طویل جدوجہد اور پیہم جانگسل سعی کے بعد حصولِ پاکستان کو یقینی بنایا۔ نامعلوم کن وجوہات کی بناء پر کہا جا رہا ہے کہ کشمیر پر اپنے موقف سے ہٹ جائیں۔ کیا آپ قائداعظم کے اس فرمان کہ "کشمیر پاکستان کی شہ رگ ہے" کو جھٹلانا چاہتے ہیں؟ یا پاکستان کو اپنے اس اُصولی موقف سے ہٹا کر وطن عزیز کا کیا نقشہ بنانا چاہتے ہیں اور پاکستان کی کونسی خدمت سرانجام دے رہے ہیں؟ بھارتی وزیراعظم اٹل بہاری واجپائی نے اگر ۱۹۹۹ کو مسئلہ کشمیر کے حل کا سال قرار دیا تھا تو اس نے آپ کی ذہنی کیفیت "کہ کاش ہمارے درمیان سرحد کی لکیر نہ ہوتی اور ہم نے ایٹمی دھماکے نہ کئے ہوتے" کو بھانپتے ہوئے کہا ہوگا۔ ورنہ یہ خوش فہمی بلکہ خود فریبی ہے کہ مذاکرات کی میز پر بیٹھ کر ہندو بنئے کو "کشمیر ہمارا اٹوٹ انگ ہے" والی ہٹ دھرمی سے دستبردار کرایا جا سکتا ہے۔

ذہن میں رہے کہ قائداعظم محمد علی جناح مرحوم طویل عرصہ تک سفیر وحدت بن کر ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان یگانگت اور

اتحاد قائم کرنے کی کوشش کرتے رہے لیکن جب مسلمانوں کے بنیادی حقوق کے خلاف نہرو رپورٹ آئی تو قائداعظم نے ہندو ذہنیت کی بدنیتی کو بھانپتے ہوئے ہندوؤں سے اپنے راستے جدا کر لئے اور فرمایا کہ ”مسلمان اور ہندو الگ الگ قومیں ہیں۔ ان کا مذہب ان کی تاریخ، ان کے رسم و رواج، رہن سہن اور میل جول کے طریقے مختلف ہیں۔ وہ ایک دسترخوان پر بیٹھ کر کھانا نہیں کھا سکتے“ ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان شادی بیاہ کا تصور بھی نہیں۔ ہندو گائے کی پرستش کرتے ہیں جبکہ مسلمان گائے ذبح کر کے کھا جاتے ہیں۔ اب یہ کہنا کہ سکھ آلو گوشت کھاتے ہیں اور مسلمان بھی آلو گوشت کھاتے ہیں لہٰذا ہماری تہذیب و ثقافت ایک ہے۔ فضول سی بات ہے اور اس حقیقت کو جھٹلانے کے مترادف ہے کہ مسلمان صرف حلال جانور کا اللہ تبارک وتعالیٰ کے نام پر ذبح شدہ حلال گوشت کھاتے ہیں جبکہ ہندو اور سکھوں کے نزدیک حلال حرام کی کوئی تمیز نہیں وہ خنزیر اور حرام طریقے سے جھٹکا کر کے جانور کو مار کر گوشت کھاتے ہیں۔

جہاں تک رب کو پوجنے کی بات ہے تو مسلمان قطعاً اس رب کو نہیں پوجتے جس کو ہندو یا سکھ پوجتے ہیں۔ ان کے ہاں ایک نہیں کئی رب ہیں انہوں نے بے شمار رب بنا رکھے ہیں۔ ان کے نزدیک کائنات کا خالق الگ خدا ہے، کائنات کو تباہ و برباد کرنے والا الگ خدا ہے اور زندگی کی حفاظت کرنے والا خدا بھی الگ ہے جبکہ الحمدللہ مسلمانوں کا رب وہ ہے جو سب جہانوں کا خالق و مالک ہے وہ وحدہٗ لاشریک ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔

میاں صاحب کے بارے اغلب گمان ہے کہ وہ دینی گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں اور نظریہ پاکستان پر یقین رکھتے ہیں لیکن ان کی ۱۳ اگست والی تقریر پاکستانیت کی بجائے اس ٹولے کی ترجمان معلوم ہوتی ہے جو روز اول سے ہی قیام پاکستان کے خلاف پروپیگنڈہ کرتا آ رہا ہے۔ اس ٹولے نے قائداعظم کو سیکولر ثابت کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا اور اب ”امن کی آشا“ کا ڈھونگ رچائے بیٹھا ہے۔ بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح مرحوم نے دوٹوک الفاظ میں فرمایا کہ ”ہمارا آئین قرآن ہے ہمارا مقصود اسلامی فلاحی ریاست کا قیام ہے۔ ہم مسلمان ہیں اور ہم آقائے دو جہاں ﷺ کے غلام ہیں ہم انہیں کے راستے پر چلیں گے“۔

اب میاں صاحب موصوف اپنے بیان سے ادھر اُدھر ہونے کی کوشش کر رہے ہیں اور اس حقیقت کو بھول رہے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے بارے سیاسی بیان کی کوئی گنجائش نہیں۔ تردیدی بیان اس کی تلافی ہرگز نہیں کر سکتے اور نہ ہی معافی بیان کے معنی بدل سکتی ہے۔ اس کے لئے صرف ایک ہی راستہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جل مجدہٗ الکریم کے حضور معافی مانگی جائے اور آئندہ کے لئے صدق دل سے توبہ کی جائے...... کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

تازہ ہوا کے شوق میں اے ساکنانِ شہر
اتنے نہ در بناؤ کہ دیوار گر پڑے

اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کو عقل سلیم عطا فرمائے۔ آمین!

جامعہ یوسفیہ برائے طلباء وطالبات

غریب اور یتیم طلباء و طالبات کے لئے ترجمۃ القرآن، تفسیر قرآن، الشہادۃ الثانویہ خاصہ، الشہادۃ العالیہ، الشہادۃ العالمیہ کی کلاسز میں فری داخلہ اور ہوسٹل میں رہائش کی سہولت موجود ہے۔

رابطہ کے لئے: نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ) پنجاب، متصل جامع مسجد نگینہ، A-977 بلاک بی III، گجر پورہ سکیم لاہور 0300-4274936, 042-36880027-28, 36187575

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تفسیر یوسفی

ازقلم: پیر طریقت اشن علم لدنی حضرت قبلہ
حاجی محمد یوسف علی نگینہ صاحب علیہ الرحمہ

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَ مِمَّاۤ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ ۪ وَ لَا تَیَمَّمُوا الْخَبِیْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَ لَسْتُمْ بِاٰخِذِیْهِ اِلَّاۤ اَنْ تُغْمِضُوْا فِیْهِ ؕ وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ حَمِیْدٌ ۝ اَلشَّیْطٰنُ یَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَ یَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ ۚ وَ اللّٰهُ یَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَ فَضْلًا ؕ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ۝ یُّؤْتِی الْحِكْمَةَ مَنْ یَّشَآءُ ۚ وَ مَنْ یُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِیَ خَیْرًا كَثِیْرًا ؕ وَ مَا یَذَّكَّرُ اِلَّاۤ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ (البقرہ: ۲۶۷ تا ۲۶۹) "اے ایمان والو اپنی پاک کمائیوں میں سے کچھ دو اور اُس میں سے جو ہم نے تمہارے لئے زمین سے نکالا اور خاص ناقص کا ارادہ نہ کرو کہ دو تو اُس میں سے اور تمہیں ملے تو نہ لو گے جب تک اس میں چشم پوشی نہ کرو اور جان رکھو کہ اللہ (ﷻ) بے پرواہ سراہا گیا ہے۔ شیطان تمہیں محتاجی کا اندیشہ دلاتا ہے اور بے حیائی کا حکم دیتا ہے اور اللہ (ﷻ) تم سے بخشش اور فضل کا وعدہ فرماتا ہے اور اللہ (ﷻ) وسعت والا علم والا ہے۔ اللہ (ﷻ) حکمت عطا فرماتا ہے جسے چاہے اور جسے حکمت ملی اُسے بہت بھلائی ملی۔ اور نصیحت نہیں مانتے مگر عقل والے"۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ "اے ایمان والو اپنی پاکیزہ کمائی میں سے اللہ (تبارک وتعالیٰ) کی راہ میں خرچ کرو"۔

طَیِّبَات سے مراد عمدہ اور کھری چیزیں۔ قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَّ مُجَاهِدٌ مِنْ حَلَالَاتٍ ۱ "حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت مجاہد علیہ الرحمہ فرماتے ہیں اِس سے مراد حلال چیزیں ہیں"۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اِنَّ اللّٰهَ قَسَمَ بَیْنَكُمْ اَخْلَاقَكُمْ كَمَا قَسَمَ بَیْنَكُمْ اَرْزَاقَكُمْ وَاِنَّ اللّٰهَ یُعْطِی الدُّنْیَا مَنْ یُّحِبُّ وَمَنْ لَّا یُحِبُّ وَلَا یُعْطِی الدِّیْنَ اِلَّا لِمَنْ اَحَبَّ فَمَنْ اَعْطَاهُ الدِّیْنَ فَقَدْ اَحَبَّهٗ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَا یُسْلِمُ عَبْدٌ حَتّٰی یُسْلِمَ قَلْبُهٗ وَلِسَانُهٗ وَلَا یُؤْمِنُ حَتّٰی یَاْمَنَ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ قَالُوْا: وَمَا بَوَائِقُهٗ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ؟ قَالَ: غَشَّهٗ وَظُلْمَهٗ ۲ لَا یَكْسِبُ عَبْدٌ مَالَ حَرَامٍ فَیَتَصَدَّقُ مِنْهُ فَیُقْبَلُ مِنْهُ وَلَا یُنْفِقُ مِنْهُ فَیُبَارَكُ لَهٗ فِیْهِ وَلَا یَتْرُكُهٗ خَلْفَ ظَهْرِهٖ اِلَّا كَانَ زَادَهٗ اِلَی النَّارِ لَا یَمْحُو السَّیِّئَ بِالسَّیِّئِ وَلٰكِنْ یَمْحُو السَّیِّئَ بِالْحَسَنِ اِنَّ الْخَبِیْثَ لَا یَمْحُو الْخَبِیْثَ ۳ "

۱ طبری جلد ۳ ص ۳۳۹ ۔ ۲ ابن کثیر جلد ۱ ص ۳۲۲، مسند احمد جلد ۱ ص ۳۸۷، الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۵۳۹، شرح السنۃ جلد ۱ ص ۳۰۹، مستدرک حاکم جلد ۱ حدیث نمبر ۳۲، مجمع الزوائد جلد ۱۰ ص ۹۱، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۷۹۲، مرقاۃ جلد ۶ ص ۲۰۲، کنز العمال حدیث نمبر ۳۳۳۱ ۔ ۳ طبری جلد ۳ ص ۲۷۵، مسند احمد جلد ۱ ص ۳۸۷، ابن کثیر جلد ۱ ص ۳۲۲، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۷۷۱، مرقاۃ جلد ۶ ص ۸۔

شک اللہ (ﷻ) نے جس طرح تمہاری روزیاں تقسیم فرمائی ہیں ایسے ہی تمہارے اخلاق بھی تم میں بانٹ دیے ہیں۔ دُنیا تو اللہ (رحمٰن الدنیا والآخرہ) اپنے دوستوں کو بھی دیتا ہے اور دشمنوں کو بھی ہاں البتہ دین صرف اپنے دوستوں ہی کو عطا فرماتا ہے۔ جسے دین مل جائے وہ اللہ (ربّ العزت) کا محبوب ہے۔ اللہ (ﷻ) کی قسم جس کے ہاتھ مبارک میں میری جان ہے کوئی بندہ اُس وقت تک مسلمان نہیں ہوتا جب تک اُس کا دل اور اُس کی زبان مسلمان نہ ہو جائے اور کوئی بندہ اس وقت تک مومن نہیں ہوتا جب تک کہ اُس کے پڑوسی اُس کی ایذاؤں سے بے خوف نہ ہو جائیں۔ لوگوں نے عرض کیا یا نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ ایذا کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ایذا سے مراد دھوکہ بازی اور ظلم وستم ہے۔ جو شخص حرام مال کما کر اس میں سے خیرات کرتا ہے اُس کی خیرات قبول نہیں ہوتی۔ نہ حرام مال خرچ کرنے میں برکت حاصل ہوتی ہے اور (حرام مال میں سے) جو کچھ اپنے پیچھے چھوڑ جاتا ہے وہ دوزخ کی طرف لے جانے کے لئے اُس کا سامان ہو جاتا ہے۔ برائی برائی سے نہیں مٹتی بلکہ برائی نیکی سے مٹتی ہے بے شک ناپاک سے ناپاک دور نہیں ہوتا"۔

وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ "اور اُن میں سے خرچ کرو جو چیزیں ہم نے تمہارے لئے زمین سے پیدا فرمائی ہیں"۔

قِيلَ هٰذِهِ الْآيَةُ فِي صَدَقَاتِ التَّطَوُّعِ ؂ بعض علماء کا خیال ہے اس آیت مبارک میں نفلی صدقہ مراد ہے۔ (زکوٰۃ مراد نہیں)

فَهٰذَا أَمْرٌ بِإِخْرَاجِ الْعُشُورِ مِنْ خَارِجِ الْأَرْضِ ؂ "زمین کی پیداوار کا عشر دینا اس آیت مبارک کی روشنی میں واجب ہے"۔

رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے فرماتے ہیں: فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْعُيُونُ أَوْ كَانَ عَثَرِيًّا الْعُشْرُ وَفِيمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ ؂ جو چیز بارش اور چشموں سے سیراب ہو یا عشری ہو اُس میں عشر لازم ہے اور جس کی سنچائی آب پاشی سے ہو اُس میں نصف عشر (بیسواں حصہ) ہے"۔

مطلب یہ کہ ہر قسم کے غذائی غلہ میں دسواں حصہ ادا کرنا واجب ہے بشرطیکہ سنچائی چشمے وادی اور دریا کے پانی سے ہو جس کو حاصل کرنے کے لئے (کھدائی وغیرہ کی) کوئی مشقت نہیں اُٹھانی پڑتی لیکن اگر آب پاشی ڈول یا چرس وغیرہ سے ہو تو پیداوار کا بیسواں حصہ واجب ہے۔

فَقَالَ أَبُو حَنِيفَةَ يَجِبُ فِي جَمِيعِ أَصْنَافِ الْخَارِجِ مِنَ الْحُبُوبِ وَالثِّمَارِ وَالْخَضْرَاوَاتِ مُحْتَجًّا بِعُمُومِ هٰذِهِ الْآيَةِ ؂ امام الائمہ کاشف الغمہ سراج الامہ امام اعظم ﷫ کے نزدیک ہر قسم کے غلہ پھل اور سبزی میں زکوٰۃ واجب ہے کیونکہ مذکورہ بالا آیت مبارک کا حکم عام ہے۔

وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ "اور خاص ناقص کا ارادہ نہ کرو کہ دو تو اُس میں سے"۔

حضرت براء ﷛ سے روایت ہے فرماتے ہیں: نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِينَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ كُنَّا أَصْحَابَ نَخْلٍ فَكَانَ الرَّجُلُ يَأْتِي مِنْ نَخْلِهِ عَلَى قَدْرِ كَثْرَتِهِ وَقِلَّتِهِ وَكَانَ مَنْ لَا يَرْغَبُ فِي الْخَيْرِ يَأْتِي بِالْقِنْوِ فِيهِ الشِّيصُ وَالْحَشَفُ الْقِنْوُ قَدِ انْكَسَرَ فَعَلَّقَهُ ؂ "یہ آیت مبارک ہمارے گروہ انصار کے بارے میں نازل ہوئی ہم نخلستان والوں میں سے تھے ہم سے کچھ لوگ دل سے خیرات دینی نہیں چاہتے تھے اس لئے اپنے درختوں میں کم وبیش چھوہاروں کا ٹوٹا ہوا خوشہ لا کر دے

---

۳ مظہری جلد ۱ ص ۳۷۰۔ ۴ مظہری جلد ۱ ص ۳۸۰۔ ۵ بخاری حدیث نمبر ۱۴۸۳ ابوداؤد حدیث نمبر ۱۵۹۶ ترمذی حدیث نمبر ۶۳۹ السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۴ ص ۱۳۰ نسائی حدیث نمبر ۲۴۸۸ صحیح ابن خزیمہ حدیث نمبر ۲۳۰۸ ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۸۱۶ مجمع الزوائد جلد ۳ ص ۷۲ مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۷۹۷ تلخیص الحبیر جلد ۲ ص ۱۶۹ مسند احمد جلد ۳ ص ۳۴۱ کنز العمال حدیث نمبر ۱۵۹۵۶ مرقاۃ جلد ۴ ص ۲۳ ۶ مظہری جلد ۱ ص ۳۸۰ ۔ ۷ مظہری جلد ۱ ص ۳۸۰ ۔ ۸ مظہری جلد ۱ ص ۳۸۲ ابن کثیر جلد ۱ ص ۳۲۲۔

دیتے تھے اور خوشہ بھی کمزور گٹھلی والے خراب ردی چھواروں کا ہوتا"۔

حضرت کہیل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: كَانَ النَّاسُ يَتَيَمَّمُونَ شِرَارَ ثِمَارِهِمْ يُخْرِجُونَ فِي الصَّدَقَةِ فَنَزَلَتْ ۹ "کچھ لوگ اپنے بدترین پھل لاکر عشر دیتے تھے اُن کے بارے میں یہ آیت مبارک نازل ہوئی"۔

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِزَكٰوةِ الْفِطْرِ بِصَاعٍ مِنْ تَمْرٍ فَجَاءَ؟ مَا نَزَلَ تَعَالٰى هٰذِهِ الْآيَةَ ۱۰ "نبی (کریم رؤف ورحیم ﷺ) نے صدقۂ فطر میں ایک صاع چھواروں کا حکم فرمایا تو میں خراب چھوارے لے آیا اس پر یہ حکم نازل ہوا"۔

وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّآ اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝ "اور تمہیں ملے تو نہ لوگے جب تک اُس میں چشم پوشی نہ کرو اور جان رکھو کہ اللہ (ﷻ) بے پرواہ سراہا ہوا ہے"۔ (مطلب یہ کہ تم اپنے حق میں ردی مال نہیں لیتے اور اللہ (ربّ العزت) کی راہ میں ردی مال دیتے ہو۔ ایسا کرنے کا قصد بھی نہ کرو)۔ "وہ غنی اور تعریفوں والا ہے"۔ (یعنی یہ نہ سمجھ لینا کہ وہ محتاج ہے نہیں نہیں وہ تو محض بے نیاز ہے اور تم سب اُس کے محتاج ہو یہ حکم صرف اس لئے ہے کہ غرباء دنیا کی نعمتوں سے محروم نہ رہیں۔ صدقہ اپنے اچھے حلال مال سے نکال کر اللہ ﷻ کے فضل اُس کی بخشش اُس کے کرم اور اُس کی سخاوت پر نظر رکھو۔ وہ اس کا بدلہ اس سے بہت زیادہ بڑھ چڑھ کر تمہیں عطا فرمائے گا۔ وہ مفلس نہیں وہ ظالم نہیں وہ حمید حقیقی ہے۔ تمام اقوال، افعال اور تقدیر شریعت سب میں اُس کی تعریفیں ہی کی جاتی ہیں۔ اُس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ ہی تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔

قَالَ الْحَسَنُ وَقَتَادَةُ لَوْ وَجَدْتُمُوْهُ لَا يُبَاعُ فِي السُّوْقِ مَا اَخَذْتُمُوْهُ بِسِعْرِ الْجَيِّدِ ۱۱ "حضرت حسن اور حضرت قتادہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے یہ مطلب بیان کیا ہے کہ اگر ایسا ردی مال تم بازار میں بکتا دیکھتے ہو تو کھرے مال کی قیمت میں اُس کو نہیں خریدتے"۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:۔ لَوْ كَانَ اُهْدِيَ ذٰلِكَ مَا اَخَذْتُمُوْهُ اِلَّا اسْتِحْيَاءً مِنْ صَاحِبِهٖ وَغَيْظًا فَكَيْفَ تَرْضَوْنَ لِلّٰهِ مَالَا تَرْضَوْنَ لِاَنْفُسِكُمْ هٰذَا اِذَا كَانَ الْمَالُ كُلُّهٗ جَيِّدًا فَلَيْسَ لَهٗ اِعْطَاءُ الرَّدِيِّ وَاِنْ كَانَ كُلُّ مَالِهٖ رَدِيًّا فَلَا بَاْسَ بِاِعْطَاءِ الرَّدِيِّ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهٗ جَيِّدًا وَبَعْضُهٗ رَدِيًّا فَلْيُعْطِ مِنْ كُلِّ جِنْسٍ بِحِصَّتِهٖ ۱۲ "اگر ایسا مال تم کو ہدیہ میں بھیجا جاتا ہے تو قبول نہیں کرتے سوائے اس کے بھیجنے والے کی شرم ہو تو ناراضگی کے ساتھ لے لیتے ہو تو جو چیز اپنے لئے پسند نہیں وہ اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود ومطلق وبسیط وبے حد جل جلالہ) کی راہ میں دینا کیوں پسند کرتے ہو؟ ردی مال اللہ (ﷻ) کی راہ میں دینے کی ممانعت اُس وقت ہے جب سارا مال کھرا ہو لیکن اگر سب مال ہی خراب ہو تو عشر میں خراب مال دینا ممنوع نہیں اگر کچھ مال خراب ہو تو ہر قسم کے مال میں سے کچھ کچھ دینا چاہیے"۔

حضرت عبداللہ بن معاویہ الغاضری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ثَلَاثٌ مَنْ فَعَلَهُنَّ فَقَدْ طَعِمَ طَعْمَ الْاِيْمَانِ مَنْ عَبَدَ اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَاَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَعْطٰى زَكَاةَ مَالِهٖ طَيِّبَةً بِهَا نَفْسُهٗ رَافِدَةً عَلَيْهِ كُلَّ عَامٍ وَلَمْ يُعْطِ الْهَرِمَةَ وَلَا الدَّرِنَةَ وَلَا الْمَرِيْضَةَ وَلَا الشَّرَطَ اللَّئِيْمَةَ وَلٰكِنْ مِنْ وَسَطِ اَمْوَالِكُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَسْاَلْكُمْ خَيْرَهٗ وَلَمْ يَاْمُرْكُمْ بِشَرِّهٖ ۱۳ "جس نے تین اُمور کو انجام دیا اُس نے ایمان کا

---

۹ مظہری جلد اص ۳۸۹، درمنثور جلد اص ۳۴۶ ۔ ۱۰ مظہری جلد اص ۳۸۹ ۔ ۱۱ مظہری جلد اص ۳۸۹ ۔ ۱۲ مظہری جلد اص ۳۸۹۔ ۱۳ ابوداؤد حدیث نمبر ۱۵۸۲، درمنثور جلد اص ۳۴۶، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۴ ص ۹۵، (مظہری) نصب الرایہ جلد ۲ ص ۳۶۱، الترغیب والترہیب جلد اص ۵۳۷، تلخیص الحبیر جلد ۲ ص ۱۵۷۔

ذائقہ چکھ لیا (۱) اللہ وحدہٗ لاشریک کی عبادت (اور یہ گواہی دی) کہ اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں (۲) اپنے مال کی زکوٰۃ ہر سال خوش دلی سے ادا کی جو اس پر کشادگی کی وجہ سے واجب ہے (۳) نہ بوڑھا جانور دیا ہو نہ مریض جانور دیا ہو اور نہ بیمار اور نہ خراب مال دیا ہو لیکن اپنے درمیانے مال سے دو کیونکہ اللہ (تبارک وتعالیٰ) نے نہ تم سے بہت بہتر مال کا فرمایا ہے اور نہ تمہیں بُرے مال دینے کا حکم فرمایا ہے"۔

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں مجھے نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے صدقہ وصول کرنے کے لئے بھیجا میں ایک شخص کے پاس سے گزرا تو اُس نے میرے لئے مال جمع کیا میں نے اُس کے مال میں بطور زکوٰۃ بنت مخاض لازم پائی۔ میں نے اُسے کہا تجھ پر بنت مخاض لازم ہے اُس نے کہا اس کا نہ دودھ ہے اور نہ وہ سواری کے قابل ہے لیکن یہ جو میں تمہیں دے رہا ہوں ایک عظیم موٹی اونٹنی ہے تم یہ لے لو۔ میں نے اُس سے کہا میں وہ نہیں لوں گا جس کے لینے کا مجھے حکم نہیں دیا گیا۔ رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ تمہارے پاس قریب ہی تشریف رکھتے ہیں اگر تو پسند کرے تو آپ ﷺ کے پاس یہ پیش کر۔ چنانچہ وہ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کے ساتھ چلا اور رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا اور مسئلہ عرض کیا۔ رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: "اگر تو خوشی سے پیش کر رہا ہے تو اللہ ﷻ تجھے اس کا اجر عطا فرمائے گا اور ہم بھی اسے قبول فرما لیتے ہیں۔ آپ ﷺ نے وہ اونٹنی لینے کا حکم فرمایا اور اس شخص کو برکت کی دُعا عطا فرمائی"۔ [۱۴]

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ باہر تشریف لائے اور آپ ﷺ کے پاس چھڑی بھی تھی۔ مسجد میں کھجوروں کے خوشے لٹکے ہوئے تھے (جو لوگ اپنے مال سے اللہ ﷻ کی راہ میں دینے کے لئے لاتے تھے) اُن میں ایک خوشہ ردی کھجور کا تھا آپ ﷺ نے اس پر چھڑی ماری اور فرمایا: مَا يَضُرُّ صَاحِبَهُ لَوْ تَصَدَّقَ بِأَطْيَبَ مِنْ هٰذِهٖ إِنَّ صَاحِبَ هٰذِهٖ لَيَأْكُلُ الْحَشَفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ [۱۵] "اگر اس کا مالک اس سے اچھی کھجور صدقہ کرتا تو اُسے نقصان نہ ہوتا۔ ان کھجوروں کے مالک قیامت کے روز ردی کھجوریں کھائیں گے"۔

اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ "شیطان تمہیں مفلسی کا اندیشہ دلاتا ہے اور بے حیائی کا حکم دیتا ہے"۔

معلوم ہوا کہ نیک کام میں خرچ کرنے میں فقیری کا خوف اور بُرے کاموں میں دلیری سے خرچ کرنا شیطانی وسوسہ ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ جل مجدہٗ الکریم اُن رشتہ داروں، دوستوں اور بہن بھائیوں کے مشوروں سے محفوظ فرمائے جو شادی بیاہ کے موقع پر رُسومات اور ہندووانہ رسومات پر خرچ کرنے کی رائے دیتے ہیں۔ جو بُری اور غیر اسلامی اور غیر شرعی رسومات پر خرچ کرنے کا مشورہ دینے میں وہ شکلِ انسانی میں شیطان ہیں۔

وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝ "اللہ (تبارک وتعالیٰ جل مجدہٗ الکریم) تم سے بخشش اور اپنے فضل کا وعدہ فرماتا ہے اور اللہ (ﷻ) اپنی راہ میں خرچ کرنے والے کے لئے اپنے فضل کو وسیع کرنے والا اور جاننے والا ہے"۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيْهِ إِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ فَيَقُوْلُ أَحَدُهُمَا اَللّٰهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَيَقُوْلُ الْآخَرُ اَللّٰهُمَّ أَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا [۱۶] "ہر صبح دو فرشتے زمین پر اترتے ہیں اُن میں سے ایک اللہ (خیر الرازقین جل جلالہٗ) کی بارگاہِ اقدس میں عرض کرتا ہے اے میرے اللہ (جل جلالک) خرچ کرنے والے کو

---

[۱۴] مستدرک حاکم جلد ۱ ص ۵۵۶ حدیث نمبر ۱۳۹۹، ۱۳۵۳ مسند احمد جلد ۵ ص ۱۴۲، [۱۵] ابو داؤد شریف جلد ۲ ص ۲۰، [۱۶] بخاری حدیث نمبر ۱۳۴۲، ۱۳۴۴ مسلم حدیث نمبر ۱۰۱۰ طبری جلد ۱ ص ۲۸۷ مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۸۶۰ مرقاۃ جلد ۴ ص ۲۶۱، ۷ شرح السنہ جلد ۳ ص ۱۳۳ کنز العمال حدیث نمبر ۱۶۹۸۵، ۲۱۰۱۱ الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۱۳۰ السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۴ ص ۱۸۷ قرطبی جلد ۱ ج حدیث نمبر ۲۵۳ مسند احمد جلد ۲ ص ۳۰۵ جلد ۲ ص ۱۳۲ حدیث نمبر ۳۰۷۔

[illegible] تک ہوس کی کوشش کرو [illegible] شعائر [illegible]

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا أنفقي ولا تحصي فيحصي الله عليك ولا توعي فيوعي الله عليك ارضخي ما استطعت (بخاری و مسلم)

خرچ کرو اور گن گن کر مت رکھو ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تمہیں گن گن کر دے گا، اور [illegible] ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تمہارے لیے [illegible] جتنی تمہاری استطاعت ہو اس کے مطابق خرچ کرتی رہو۔

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا هم الأخسرون ورب الكعبة ... هم الأخسرون أموالا إلا من قال هكذا وهكذا وهكذا من بين يديه ومن خلفه وعن يمينه وعن شماله وقليل ما هم (حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ [illegible]) رب کعبہ کی قسم وہ لوگ خسارے میں ہیں جو زیادہ مال والے ہیں مگر وہ جو اس طرح اور اس طرح [illegible] خرچ کرے اور ایسے لوگ بہت کم ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا السخي قريب من الله قريب من الجنة قريب من الناس بعيد من النار والبخيل بعيد من الله بعيد من الجنة بعيد من الناس قريب من النار ولجاهل سخي أحب إلى الله من عابد بخيل سخی اللہ تعالیٰ کے قریب ہے، جنت کے قریب ہے، لوگوں کے قریب ہے اور دوزخ سے دور ہے اور بخیل اللہ تعالیٰ سے دور ہے، جنت سے دور ہے، لوگوں سے دور ہے اور دوزخ کے قریب ہے اور جاہل سخی اللہ تعالیٰ کو بخیل عابد سے زیادہ محبوب ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا السخاء شجرة في الجنة فمن كان سخيا أخذ بغصن منها فلم يتركه الغصن حتى يدخله الجنة والشح شجرة في النار فمن كان شحيحا أخذ بغصن منها فلم يتركه الغصن حتى يدخله النار سخاوت جنت میں ایک درخت ہے جو شخص سخی ہوتا ہے وہ اس درخت کی ایک شاخ پکڑ لیتا ہے تو وہ شاخ اس کو جنت میں لے جا کر چھوڑتی ہے اور بخل دوزخ میں ایک درخت ہے اس کی شاخیں دنیا میں [illegible] جو شخص بخیل ہوتا ہے وہ اس کی ایک شاخ پکڑ لیتا ہے تو وہ شاخ اسے دوزخ میں لے جا کر چھوڑتی ہے۔

حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا باكروا بالصدقة فإن البلاء لا يتخطاها صدقہ دینے میں جلدی کرو کیونکہ مصیبت صدقہ سے آگے نہیں بڑھ سکتی۔

يؤتي الحكمة من يشاء [illegible] (اللہ تعالیٰ) جس کو چاہتا ہے حکمت عطا فرماتا ہے۔

[illegible] لا [illegible] وذلك [illegible]

[illegible] مسلم حدیث نمبر [illegible] مسند احمد جلد [illegible]

[illegible]

یتصور لا بالوحی فھو للانبیاء اصالۃ ولغیرھم وراثۃ ۲۲ حکمت سے مراد صحیح علم ہے، یعنی وہ علم ہے اور اس کے مطابق عمل جو خدا تبارک وتعالیٰ واجب الوجود مطلق وحدہ لاشریک جل جلالہ کی خوشنودی حاصل کرنے کا ذریعہ ہو۔ یہ علم بغیر وحی حاصل نہیں ہو سکتا اور یہی وجہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے پاس آتی ہے۔ لہٰذا سب سے پہلے حکمت انبیاء کرام علیہم السلام کو حاصل ہوتی ہے اور غیروں یعنی غیر انبیاء کو انبیاء علیہم السلام کی وراثت کے طور پر حاصل ہوتی ہے۔

ومن یؤت الحکمۃ فقد اوتی خیراً کثیراً ۱۰۱ اور جس کو حکمت عطا فرمائی گئی بلاشبہ اس کو بہت بڑی خیر عطا فرمائی گئی۔ "خیراً" میں تنوین سے عظمت خیر ظاہر ہو رہی ہے یعنی ایسی خیر جس کے ادراک سے ہماری عقل عاجز ہو۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے لا حسد الا فی اثنتین رجل آتاہ اللہ مالا فسلطہ علی ھلکتہ فی الحق ورجل آتاہ اللہ حکمۃ فھو یقضی بھا ویعلمھا ۲۳ دو شخص قابل رشک ہیں۔ ایک وہ جسے اللہ (تبارک وتعالیٰ) نے مال دیا اور پھر اسے راہ حق میں خرچ کرنے کی توفیق بھی عطا فرمائی اور دوسرا وہ جسے حکمت عطا فرمائی اور ساتھ ہی اس کے ساتھ فیصلے کرنے اور اس کی تعلیم دینے کی توفیق بھی عطا فرمائی۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا من یرد اللہ بہ خیرا یفقھہ فی الدین وانما انا قاسم واللہ یعطی ۲۴ "اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود مطلق وحدہ لاشریک جل جلالہ جس کی بھلائی چاہتا ہے اسے دین (کے مسائل) کی سمجھ عطا فرماتا ہے۔ میں تقسیم کرنے والا ہوں اللہ (تبارک وتعالیٰ جل مجدہ الکریم) مجھے عطا فرماتا ہے۔"

قابلِ رشک صفات

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا دو کے سوا کسی میں رشک جائز نہیں ایک وہ شخص جسے اللہ (تبارک وتعالیٰ) مال عطا فرمائے اور وہ اسے حق کی جگہ پر لگائے دوسرا وہ شخص جسے اللہ (تبارک وتعالیٰ) علم عطا فرمائے تو وہ اس سے (صحیح صحیح) فیصلے کرے اور وہ علم لوگوں کو سکھائے۔ ۲۵

رشک اور حسد

رشک اور حسد دو مختلف چیزیں ہیں۔ دوسروں کی اچھی نعمتوں کو دیکھ کر خوش ہونا ان کے قائم رہنے کی دعا کرنا اور اپنے لئے بھی ویسی نعمت اور خوشی چاہنا دوسروں کو خوش حال دیکھ کر خوش ہونا اور خیر کی دعا کرنا "رشک" کہلاتا ہے۔ حسد مطلقاً حرام ہے کسی کو ملنے والی نعمت پر جلنا اور اس کا زوال چاہنا حسد کہلاتا ہے۔ دوسرے سے زوال نعمت چاہنے والے کو عربی میں "حاسد" کہتے ہیں۔ یہ بہت بڑا عیب ہے۔ یہی وہ عیب ہے جس سے شیطان مردود ہو گیا۔

علم حسد نہیں سکھاتا، حسد علم کی نفی کرتا ہے۔ جہاں صحیح علم ہوگا وہاں حسد نہیں ہوگا اور جہاں حسد ہوگا وہاں صحیح علم نہیں ہوگا۔

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا من دل علی خیر فلہ

۲۲ مظہری جلد [illegible] ۲۳ ابن کثیر جلد [illegible] بخاری حدیث نمبر [illegible] ابن ماجہ حدیث نمبر [illegible] الترغیب [illegible] شرح السنہ [illegible]
۲۴ بخاری جلد ۱ [illegible] مسلم حدیث نمبر [illegible] مسند احمد جلد [illegible] ابن ماجہ حدیث نمبر [illegible] دارمی [illegible] مستدرک حاکم جلد [illegible]
حدیث نمبر [illegible] مجمع الزوائد جلد [illegible] شرح السنہ جلد [illegible] ۲۵ بخاری جلد ۱ [illegible] مسلم حدیث نمبر [illegible] مشکوٰۃ [illegible]
جلد [illegible] مسند احمد جلد [illegible] مرقاۃ جلد [illegible]

خَیْرٌ مِّثْلُ اَجْرِ فَاعِلِہٖ ۲۶ "جو بھلائی کا راستہ بتاتا ہے اس کو بھی نیکی کرنے والے کے برابر ثواب ملتا ہے۔"

دین کی سمجھ یا علم

حضرت ابو درداءؓ سے روایت ہے رسول کریم رؤف رحیم ﷺ نے ارشاد فرمایا: فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ عَلَى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ وَإِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ وَإِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوا دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَإِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ أَخَذَهُ أَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ ۲۷ "عالم کو عابد پر ایسی فضیلت ہے جیسے تمام ستاروں پر چودھویں کے چاند کو فضیلت حاصل ہے۔ علماء انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں یقیناً انبیاء کرام علیہم السلام نے میراث میں کوئی درہم و دینار نہیں چھوڑا بلکہ علم کی میراث چھوڑی جو اس میراث کو پاتا ہے وہ بڑے نصیب والا ہے۔"

حضرت ابو امامہ باہلیؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول رؤف رحیم ﷺ سے دو آدمیوں کا ذکر کیا گیا ان میں ایک عابد ہے اور دوسرا عالم تو رسول کریم رؤف رحیم ﷺ نے فرمایا: فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِي عَلَى أَدْنَاكُمْ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ وَأَهْلَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ حَتَّى النَّمْلَةَ فِي جُحْرِهَا وَحَتَّى الْحُوتَ لَيُصَلُّونَ عَلَى مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَيْرَ ۲۸ "عالم کو عابد پر ایسی فضیلت ہے جیسے تم میں سے ادنیٰ آدمی پر میری برتری۔ پھر ارشاد فرمایا: بے شک اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود بمطلق، وحید و بے حد جل جلالہ) اور اس کے فرشتے اور تمام آسمانوں اور زمین والے یہاں تک کہ چیونٹیاں اپنے سوراخ میں اور پانی کے اندر مچھلیاں سب اس شخص پر رحمت بھیجتے ہیں جو لوگوں کو نیکی کی تعلیم دیتا ہے (یعنی معلم خیر پر اللہ عزوجل رحمت نازل فرماتا ہے) اور تمام مخلوق اس کے لئے دعائے رحمت کرتی ہے"

اولاد کی فوت شدہ والدین کے لیے دعا

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ إِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهٖ أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْ لَهٗ ۲۹ "جب انسان مر جاتا ہے تو اس کے عمل کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے سوائے تین اعمال کے: (۱) صدقہ جاریہ (دائمی خیرات یعنی ایسا عمل جس کا ثواب جاری رہتا ہے) (۲) ایسا علم جس سے (لوگوں کو) نفع پہنچتا رہے اور (۳) یا وہ نیک بچہ (اولاد) جو اس کے لئے (مرنے کے بعد) دعا کرے"

وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ "اور نصیحت وہی پکڑتے ہیں جو عقلمند ہیں"۔ مراد یہ ہے صرف خیر و شر اور امر سے احکام کے متعلق اللہ تبارک وتعالیٰ نے جو آیات نازل کی ہیں ان سے نصیحت اندوز ہونا اور ان احکام پر غور کرنے والے صرف وہی سمجھدار لوگ ہوتے ہیں جن کا فہم و شعور غفلت اور شہوانی خیالات سے پاک ہوتا ہے۔ اور ایسا تفکر صرف اسی وقت ہو سکتا ہے جب ان کا علم نفس امارہ کے اثر پر قابو ہو۔

---

۲۶ مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۰۹ ابن ماجہ حدیث نمبر ۲۲۹ ... [illegible] ... ۲۷ ... [illegible] ... ابن حبان حدیث نمبر ۸۰ ترمذی حدیث ۲۶۸۲ ابو داؤد حدیث نمبر ۳۶۴۱ مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۱۲ ... ابن ماجہ حدیث نمبر ۲۲۳ کنز العمال حدیث نمبر ۲۸۷۴۵ ۲۸ مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۱۳ مرقاۃ جلد اص ۴۳۰ ترمذی حدیث نمبر ۲۶۸۵ ... حدیث نمبر ۲۹۶ ... [illegible] ... ۲۹ ... [illegible]

درسِ حدیث شریف

(اسلام آباد ریڈیو اسٹیشن سے انٹرنیٹ پر ۲۳ اگست کو نشر ہوا)

بقلم منیر احمد یوسفی

عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ ﷺ قال لا تمنعوا اماء اللہ مساجد اللہ ولکن لیخرجن وھن تفلات[1] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسولِ کریم رؤف و رحیم ﷺ نے فرمایا: اللہ (ﷻ) کی بندیوں کو مسجد میں جانے سے مت روکو لیکن جب وہ نکلیں تو خوشبو لگائے ہوئے نہ ہوں۔"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث شریف سے معلوم ہو رہا ہے کہ عورتوں کو مسجد میں جانے کی اجازت ہے اور انہیں مسجد جانے سے روکنا نہیں چاہیے مگر یہ ضابطہ بھی ہے کہ بناؤ سنگھار کرکے خوشبو لگا کر ... نہ جائیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے فرمایا: سمعت حبی ابا القاسم ﷺ یقول لا تقبل صلوۃ لامرءۃ تطیبت للمسجد حتی تغتسل غسلھا من الجنابۃ[2] فرماتے ہیں میں نے اپنے پیارے محبوب نبی کریم رؤف و رحیم ابو القاسم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے سنا ہے کہ اس عورت کی نماز قبول نہیں جو مسجد کیلئے خوشبو لگائے۔" (اگر کسی عورت نے اپنے جسم پر خوشبو لگائی ہوئی ہو اور مسجد میں آنا چاہے) تو اسے اس طرح غسل کرنا چاہیے جیسے غسل جنابت کیا جاتا ہے تاکہ خوشبو کا اثر نکل جاتا ہے۔"

عورتوں کا خوشبو لگا کر مجلس سے گزرنا اللہ (ﷻ) کے محبوب نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ کی نگاہ مبارک میں کس قدر معیوب ہے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث پاک سے اندازہ ہو سکتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں رسولِ کریم رؤف و رحیم ﷺ نے فرمایا: المرءۃ اذا استعطرت فمرت بالمجلس فھی کذا وکذا یعنی زانیۃ[3] "عورت جب خوشبو لگا کر مجلس سے گزرتی ہے تو وہ ایسی ہے یعنی زانیہ۔"

حضرت عمرہ بنت عبدالرحمان رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں میں نے ام المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو یہ بیان فرماتے ہوئے سنا: لو ان رسول اللہ ﷺ رای ما احدث النساء لمنعھن المسجد کما منعت نساء بنی اسرائیل قال فقلت لعمرۃ انساء بنی اسرائیل منعن المسجد قالت نعم[4] "اگر رسول اللہ ﷺ عورتوں کی موجودہ حالت میں ان (بناؤ سنگھار) کو دیکھتے تو ان کو مسجد میں آنے سے روک دیتے جیسے کہ بنی اسرائیل کی عورتوں کو مسجد آنے سے روک دیا گیا تھا۔ میں نے حضرت عمرہ بنت عبدالرحمان رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کیا بنی اسرائیل کی عورتوں کو مسجد میں آنے سے روک دیا گیا تھا؟ فرمایا ہاں!"

موجودہ دور میں عورتوں کی نمود و نمائش، بناؤ سنگھار، نیم عریاں لباس اور بازاروں میں بے پردہ لوگوں کی کثرت خصوصیت کے ساتھ اس کا تقاضا کرتی ہے کہ عورتوں کو گھروں میں پابند رکھا جائے ورنہ [illegible] سے روکا جائے۔

عورت اپنے خاوند کی اجازت سے والدین کی زیارت، قرابت کی عیادت اور تعزیت کیلئے پردہ کے اہتمام کے ساتھ باہر جا سکتی ہے یا حج کیلئے خاوند یا کسی محرم کے ساتھ جا سکتی ہے۔

[1] ابوداؤد حدیث نمبر ۵۶۵ ... مسند احمد ... السنن الکبریٰ للبیہقی ... [illegible]
[2] ... مشکوٰۃ ... [illegible]
[3] ... [illegible]
[4] ... صحیح مسلم ... [illegible]

اس نے عورت کو وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ (الاحزاب ۳۳) اپنے گھروں میں رہو کے حکم کے مطابق گھر کی چار دیواری میں رہنا چاہئے اور نماز گھر میں پڑھنی چاہئے

حضرت علامہ بدرالدین عینی حنفی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں

اگر ہمارے زمانے میں حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اس دور کی عورتوں کے میک اپ اور طرح طرح کی حرکات اور منکرات دیکھتیں تو اس سے بھی زیادہ شدت سے عورتوں کے مساجد جانے کا انکار کر دیتیں خصوصاً شہری عورتوں کا میک اپ۔ کیونکہ ان کی حرکات بیان سے باہر ہیں اور آج کل بے پردگی میں جس طرح عورتیں میک اپ کرتی ہیں علامہ عینی علیہ الرحمہ ان حالات کو دیکھتے تو مارے حیرت کے بیہوش ہو جاتے۔

حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لَا تَمْنَعُوا إِمَاءَ اللَّهِ مَسَاجِدَ اللَّهِ وَلْيَخْرُجْنَ وَهُنَّ تَفِلَاتٌ

اللہ عزوجل کی بندیوں کو اللہ (تبارک وتعالیٰ) کی مساجد میں جانے سے منع نہ کرو۔ عورتوں کو چاہئے کہ وہ بغیر خوشبو لگائے جائیں

اگرچہ نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ نے رات کے وقت خوشبو لگائے بغیر عورتوں کو مسجد میں جانے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے لیکن آپ ﷺ نے عورتوں کے گھر میں نماز پڑھنے کو بھی ترجیح دی ہے جیسا کہ حضرت ام سلمہ والی حدیث سے واضح ہوتا ہے۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے بیان فرماتی ہیں رسول کریم رؤف و رحیم ﷺ نے فرمایا: خَيْرُ مَسَاجِدِ النِّسَاءِ قَعْرُ بُيُوتِهِنَّ عورتوں کی بہترین مسجد ان کے گھروں کا اندرونی حصہ ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے

نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ نے فرمایا صَلَاةُ الْمَرْأَةِ فِي بَيْتِهَا أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهَا فِي حُجْرَتِهَا وَصَلَاتُهَا فِي مَخْدَعِهَا أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهَا فِي بَيْتِهَا عورت کا اپنے گھر میں نماز پڑھنا حویلی میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور کوٹھڑی میں نماز پڑھنا گھر میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے

حضرت ام حمید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے بیان فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہمارے شوہر ہم کو آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھنے سے روکتے ہیں اور ہم آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھنا چاہتی ہیں۔ تو نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ نے فرمایا تمہارا گھروں میں نماز پڑھنا بیرونی کمروں میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور تمہارا بیرونی کمروں میں نماز پڑھنا حویلیوں میں نماز پڑھنے سے افضل ہے اور تمہارا حویلیوں میں نماز پڑھنا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔

حضرت امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ بہت بوڑھی عورت فجر اور عشاء کی نماز میں جا سکتی ہے اور ان کے سوا اور کسی نماز میں نہیں جا سکتی

حضرت امام احمد حضرت امام مالک حضرت امام شافعی حضرت امام ابو یوسف اور حضرت امام محمد رحمہم اللہ تعالیٰ نوجوان خوبصورت عورت کو مسجد میں جانے سے مطلقاً منع کرتے ہیں اور بوڑھی عورتوں کو تمام اوقات میں مسجد میں جانے کی اجازت دیتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ بوڑھی عورت کو رات کے اندھیرے میں مسجد میں جانے کی اجازت دیتے ہیں۔

اب جو عورتیں حج و عمرہ کیلئے مکہ مکرمہ اور مدینہ شریف جاتی ہیں تو وہاں خصوصی رعایت کی وجہ سے [illegible]

(باقی صفحہ نمبر ۱۹ کالم نمبر ۲ پر ملاحظہ فرمائیں)

[illegible] السنن الکبریٰ للبیہقی جلد [illegible]
[illegible] صحیح مسلم جلد [illegible] ص ۱۳۲۹ [illegible] مشکوٰۃ حدیث نمبر [illegible]
[illegible] الترغیب والترہیب جلد [illegible] حدیث نمبر [illegible] صحیح [illegible]
[illegible]
[illegible]

بخاری شریف (اہلسنت)

بحوالہ

تیسیر الباری (اہلحدیث)

دوس آنکھوں کے درمیان سے نور نکلا

دوس ایک قوم ہے جس میں طفیل بن عمرو اسی قوم میں سے تھے۔ ان کو "ذوالنور" بھی کہتے ہیں وہ آن کر مسلمان ہو گئے تو آنحضرتؐ نے ان کو ان کی قوم کی طرف بھیجا انہوں نے اسلام کی دعوت دی۔ لیکن ان کا باپ مسلمان ہوا ماں مسلمان نہ ہوئی۔ اور قوم والوں نے بھی اُس کا کہنا نہ مانا صرف ابوہریرہؓ نے مانا اس وقت طفیل آنحضرت ﷺ کے پاس آئے اور آپ سے عرض کیا کہ "دوس" کے لیے بددعا کیجیے آپ نے دعا کی۔ اللہ تعالیٰ نے دوس کے لوگوں کو ہدایت کی آپ کی دعا قبول ہوئی۔ کہتے ہیں طفیل بن عمرو نے آنحضرتؐ سے کچھ نشانی چاہی آپ نے دعا کی یا اللہ طفیل کو نور دے۔ اُن کی دونوں آنکھوں کے بیچ میں سے ایک نور نکلتا جو رات کو روشن ہو جاتا۔ ابن کلبی نے کہا حبیب بن عمرو دوس کا حاکم تھا اُس کی عمر تین سو برس کی تھی وہ ستر آدمیوں کے ساتھ آنحضرت ﷺ کے پاس آئے اور مسلمان ہو گیا اُس کے ساتھی بھی مسلمان ہو گئے۔ (تیسیر الباری جلد ۵ ص ۵۳۵ ص ۵۳۶)

اللہ و رسولہ اعلم

حضرت ابوبکرہ ؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حجۃ الوداع میں فرمایا بے شک زمانہ قد استدار کھیئتہ یوم خلق السموات و الارض السنۃ اثنا عشر شھرا منھا اربعۃ حرم ثلاثۃ متوالیات ذوالقعدۃ و ذوالحجۃ والمحرم و رجب مضر الذی بین جمادی و شعبان زمانہ گھوم پھر کر اسی حالت پر آگیا ہے جس حالت پر تھا جب اللہ تبارک تعالیٰ نے آسمان اور زمین بنائے تھے سال بارہ مہینوں کا ہے ان میں چار مہینے حرمت والے ہیں تین مہینے تو مسلسل ہیں یعنی ذوالقعدہ ذوالحجہ اور محرم الحرام اور چوتھا مہینہ رجب مضر ہے جو جمادی الاخری اور شعبان المعظم کے درمیان ہے آپ ﷺ نے پوچھا ای شھر ھذا؟ "یہ کونسا مہینہ ہے" قلنا اللہ و رسولہ اعلم "ہم نے عرض کیا اللہ ﷻ اور اس کے رسول ﷺ خوب جانتے ہیں"۔ اس کے بعد آپ ﷺ خاموش رہے حتی ظننا انہ سیسمیہ بغیر اسمہ "حتی کہ ہم نے گمان کیا کہ آپ ﷺ اس مہینے کا کوئی اور نام رکھ دیں گے۔ پھر فرمایا الیس ذوالحجۃ؟ "کیا یہ ذوالحجہ کا مہینہ نہیں" ہم نے عرض کیا جی ہاں یہی ذوالحجہ کا مہینہ ہے پھر آپ ﷺ نے فرمایا فای بلد ھذا "یہ کونسا شہر ہے؟" ہم نے عرض کیا اللہ و رسولہ اعلم اللہ ﷻ اور اس کے رسول (ﷺ) خوب جانتے ہیں۔ صحابہ کرام ﷺ کا ادب و احترام تھا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ شاید رحمۃ للعالمین و رحیم ﷺ اس شہر کا کوئی اور نام رکھنا چاہتے ہوں۔ فرمایا کیا یہ مکہ مکرمہ نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا جی ہاں یہ مکہ مکرمہ ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا فای یوم ھذا "یہ کونسا دن ہے" ہم نے عرض کیا اللہ و رسولہ اعلم۔ اللہ ﷻ اور اس کے رسول (ﷺ) خوب جانتے ہیں۔ آپ ﷺ خاموش رہے حتی کہ ہم نے گمان کیا شاید آپ ﷺ اس دن کا کوئی اور نام رکھنا چاہتے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا الیس یوم النحر؟ کیا یہ یوم النحر نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا جی ہاں حضور ﷺ بے شک یہ قربانی کا دن ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا بے شک تمہارے دماء کم و اموالکم "بے شک تمہارے خون اور مسلمانوں کے" خون ... [illegible]

بعد دوسرے پر حرام ہیں (حضرت محمد بن سیرین علیہ الرحمہ کہتے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نے یہ بھی کہا تھا کہ تمہاری) آبروئیں ایک دوسرے پر اسی طرح حرام ہیں جیسے اس دن کی حرمت اس شہر اور اس مہینے میں۔ اور دیکھو تم کو ایک دن ضرور اپنے پروردگار کے پاس جانا ہے وہ تمہارے اعمال کی بابت پوچھ گچھ کرے گا۔ دیکھو کہیں ایسا نہ ہو میرے بعد ایک دوسرے کی گردنیں مار کر گمراہ نہ ہو جانا (خرابے کرنے) مگر ... الا لیبلغ الشاھد الغائب فلعل بعض من یبلغہ ان یکون اوعی لہ من بعض من سمعہ "جو لوگ یہاں موجود ہیں وہ یہ حدیث شریف ان لوگوں کو پہنچا دیں جو یہاں موجود نہیں ہیں کیونکہ ایسا ہو سکتا ہے کہ جس کو بات پہنچائی جائے وہ پہنچانے والے سے زیادہ اس کو یاد رکھتا ہے۔ حضرت محمد بن سیرین علیہ الرحمہ جب یہ حدیث شریف بیان فرماتے تھے تو فرماتے تھے صدق محمد ﷺ "حضرت محمد مصطفی ﷺ نے سچ فرمایا"۔ پھر نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ نے فرمایا: الا ھل بلغت مرتین "دیکھو میں نے اللہ (تعالیٰ) کا حکم پہنچا دیا دو بار یہ فرمایا ہے" ☆

☆ یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ادب و احترام تھا کہ وہ بات جاننے کے باوجود خاموش رہتے تھے کہ کہیں کسی بات کے کرنے میں پیش قدمی نہ ہو جائے۔ اس کا نام ایمان، عقیدت و احترام ہے۔

جمعۃ المبارک عید کا دن

حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہودی لوگ کہنے لگے کہ اگر یہ آیت (مبارک) ہم لوگوں پر اترتی تو ہم لوگ اس دن کو عید (خوشی کا دن) ٹھہرا لیتے۔ امیر المومنین حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے پوچھا کون سی آیت (مبارک)؟ انہوں نے کہا: الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا ☆ ترجمہ: آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل فرما دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری فرما دی اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند فرمایا۔ امیر المومنین حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عید کا دن تو وہ ہم لوگوں میں بھی ہے) ہم خوب جانتے ہیں جہاں یہ آیت (مبارک) رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئی یعنی جمعۃ المبارک اس وقت نازل ہوئی جب رسول اللہ ﷺ عرفہ کے دن میدان عرفات میں ٹھہرے ہوئے تھے حجۃ الوداع میں۔ امیر المومنین حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے تو اس دن کو عید کر لیا ☆

☆ ترمذی کی روایت میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے یوں ہے کہ اس دن تو دوہری عید تھی ایک تو جمعہ کا دن دوسرا عرفہ کا دن۔ (تیسیر الباری جلد ۵ ص ۵۳۶ کتاب و غیرہ)۔ ☆

☆ وحید الزماں صاحب نے آیت مبارکہ کے اترنے کے دن کو عید کا دن مانا ہے۔ نیز اس سے جمعہ کا دن بھی عید کا دن ثابت ہوا۔ خوشی کا دن ... مسائل ... معاملات و وسعت، جماعت بڑی خوبصورتی اور علمی وضاحت سے بیان کرتے ہیں۔

عید کے معنی

لفظ "عید" عود سے بنا ہے "العود" کے معنی ہیں لوٹنا۔ عید کا دن بار بار لوٹ کر آنے والا ہونے کی وجہ سے "عید" کہا گیا ہے۔ یہ دن شرعی طور پر خوشی کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ ہر وہ دن جس میں کسی بڑے آدمی یا کسی بڑے واقعہ کی یاد منائی جائے اسے "عید" کہتے ہیں۔ یہ لفظ عربی زبان کا ہے اور مشہور ہے جس کے معنی مسلمانوں کے جشن کا دن اور خوشی کا تہوار ہے۔ اردو زبان میں یہ لفظ عام طور پر خوشی کے معنوں میں بولا جاتا ہے۔ ہر وہ دن جس میں کوئی شادمانی حاصل ہو اس پر "عید" کا لفظ بولا جاتا ہے۔ پیران پیر حضرت شیخ سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

بخاری جلد اول ص ۳۳۲ حدیث ... مسلم ... ترمذی ... تیسیر الباری جلد ... فتح الباری جلد ... ص ۱۳۹ عمدۃ القاری جلد ... ص ۲۳۲

[illegible]یث شریف میں عیدوں خوشی کی تفصیل کے بیان میں لکھتے ہیں کہ ایک شخص امیر المومنین حضرت سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا تو اس نے آپ کو خشک روٹی کھاتے دیکھا۔ اس شخص نے عرض کیا آج تو عید کا دن ہے اور آپ خشک روٹی کھا رہے ہیں۔ آپ نے جواب دیا آج اس کی عید ہے جس کے روزے مقبول ہو گئے اور جس کے گناہ بخشے گئے اور فرمایا: الیوم لنا عید وغدا لنا عید وکل یوم لا نعصی اللہ فیہ فھو لنا عید آج بھی ہماری عید ہے کل بھی ہماری عید ہے اور جس دن ہم اللہ تبارک وتعالیٰ کی نافرمانی نہ کریں اس دن بھی ہماری عید ہے۔

قرآن مجید میں ہے: قال عیسی ابن مریم اللھم ربنا انزل علینا مائدۃ من السماء تکون لنا عیدا لاولنا واخرنا ... (مائدہ ۱۱۴)

حضرت عیسیٰ ابن مریم (علیہ السلام) نے عرض کیا اے میرے اللہ (جل جلالہ) ہمارے پروردگار جل جلالہ ہم پر آسمان سے خوان نازل فرما وہ ہمارے پہلوں اور پچھلوں کے لئے عید ہو (اس آیت مبارکہ میں عید سے مراد خوشی اور شادمانی کا دن ہے)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت مبارکہ پڑھی الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا ۵ تو آپ کے پاس ایک یہودی تھا وہ بولا اگر یہ آیت (مبارکہ) ہم پر اترتی تو ہم اس دن کو عید بنا لیتے تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا (یہ) ایک عید کے دن اترے ہیں جب یہ آیت مبارکہ اتری اس دن ہماری دو عیدیں تھیں یوم جمعہ اور یوم عرفہ (یعنی جمعۃ الوداع کا دن بھی عید کا دن اور عرفہ کا دن بھی عید کا دن)

حضرت عبید بن سباق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جمعوں میں سے ایک جمعہ مبارک میں ارشاد فرمایا یا معشر المسلمین ان ھذا یوم جعلہ اللہ عیدا فاغتسلوا ومن کان عندہ طیب فلا یضرہ ان یمس منہ وعلیکم بالسواک ۲ اے مسلمانوں یہ وہ دن ہے جسے اللہ (تبارک وتعالیٰ) نے عید بنایا ہے لہذا غسل کرو اور جس کے پاس خوشبو ہو تو اسے خوشبو لگانے میں حرج نہیں اور مسواک کو لازم پکڑو۔

حضرت ابو لبابہ بن عبد المنذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان یوم الجمعۃ سید الایام واعظمھا عند اللہ وھو اعظم عند اللہ من یوم الاضحی ویوم الفطر ۳ جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار اور سب سے بڑا دن ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ کے نزدیک یوم عید الاضحیٰ اور یوم عید الفطر سے بھی بڑا دن ہے۔

معلوم ہوا جمعہ مبارک بھی دونوں عیدوں سے بڑا دن قرار دیا گیا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ نے مسلمانوں کے لئے عید کا دن قرار دیا ہے اگر پورے سال کے ہر جمعہ مبارک کو جمع کیا جائے تو تقریباً ۵۲ بنتے ہیں اس لحاظ سے مسلمانوں کی ۵۲ عیدیں ہو گئیں اور امیر المومنین حضرت سیدنا علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم جس دن اللہ تبارک وتعالیٰ کی نافرمانی نہ ہو وہ بھی عید کا دن ہے تو اس طرح ۵۴ عیدیں تو اللہ تبارک وتعالیٰ اور رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ نے عطا فرما دیں

---

۱ [illegible]

۲ [illegible]

۳ [illegible]

مانی یا معمولی موسم میں جو دنیا میں عید منائی جاتی ہے مگر یاد رہے کہ عید حقیقی کسی عید پر کسی کو نصیب ہوتی ہیں سب تمام کی تمام رب کریم رؤف ورحیم ﷺ کے صدقے اور صدقے ہی میں عطا ہوتی ہیں۔ حضور کی رؤف ورحیم ﷺ پیدا ہوئے تو سب کچھ حاصل ہوا۔ اس لئے میلاد النبی ﷺ کی عید ہی وہ عید ہے جو تمام عیدوں کا سبب ہے۔ اہل ایمان کہتے ہیں سرکار کائنات ﷺ کی ولادت باسعادت کا دن عظیم خوشیوں اور شادمانیوں کا دن ہے۔

مقام غور ہے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کہتے ہیں "اے میرے اللہ (ﷻ)، ہم پر خوان (روٹی) اتار تو وہ خوان کا دن ہمارے لئے باعث عید ہوگا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے چاہے ہیں اور شکر [illegible] حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی شکر گزاری [illegible] کر روٹی ملنے پر عید مناتے ہیں۔ ہمیں تو رب نے اپنا حبیب [illegible] رحمۃ للعالمین خاتم النبیین سید المرسلین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ملے ہیں ہم کیوں نہ خوش ہوں اور وہ دن کیوں نہ ہماری عید ہو [illegible] عید میلاد النبی ﷺ [illegible] دیا گیا جھوٹا [illegible] ہوتے ہیں؟

کوئی نہیں جانتا کب مرے گا؟

یہ بات بھی ہے کہ کسی کو علم نہیں کہ وہ کب مرے گا اور اس کا [illegible] ہوگا؟ بے شک عام آدمی کو نہیں معلوم کہ وہ کب مرے گا اور اس کا خاتمہ کیا ہوگا لیکن جنہیں اللہ تبارک وتعالیٰ ان باتوں کا علم عطا فرما دے ان کے علم میں شک کرنے والا [illegible] کی ذات [illegible] شک کرنے کے مترادف ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اپنے پیارے محبوب ﷺ کو وہ علوم عطا فرمائے ہیں جن تک ساری مخلوق کی رسائی نہیں ہے۔

اس بارے میں حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ نے [illegible] میں جس میں آپ ﷺ کا وصال ہوا۔

دعا النبي ﷺ فاطمة عليها السلام في شكواه الذي قبض فيه فسارها بشيء فبكت ثم دعاها فسارها فضحكت فسألنا عن ذلك فقالت سارني النبي ﷺ انه يقبض في وجعه الذي توفي فيه فبكيت ثم سارني فاخبرني اني اول اهله يتبعه فضحكت "میں خاتون جنت حضرت سیدہ بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بلا کر ان کے کان میں کوئی بات فرمائی تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رونے لگیں۔ پھر آپ ﷺ نے ان کو بلایا اور ان کے کان میں کوئی بات فرمائی تو وہ ہنسنے لگیں۔ ہم نے حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا پہلے تو نبی رؤف ورحیم ﷺ نے میرے کان میں یہ فرمایا کہ اس بیماری میں میرا وصال ہو جائے گا۔ میں رونے لگی۔ پھر میرے کان میں فرمایا کہ تم سب سے پہلے مجھے میرے عزیزوں میں سے ملو گی تو میں ہنس پڑی۔" ○

○ ایک روایت میں یوں ہے کہ دوسری بار کان میں آپ نے یہ فرمایا کہ تو تمام جنتی عورتوں کی سردار ہے۔ اس حدیث شریف میں صاف دوسرا ایک معجزہ مذکور ہے۔ حضرت خاتون جنت سیدہ فاطمہ سب سے پہلے گزر گئیں، صرف چھ مہینے آپ کے بعد زندہ رہیں۔ (تیسیر الباری جلد ۵ ص ۳۰۵ من ذوقین) ☆

☆ اس فرمان سے رسول پاک ﷺ کی عظمت اور علم کا پتا چلتا ہے کہ رب کائنات نے آپ ﷺ کو کتنے علم سے نوازا ہے کہ روز قیامت جو فیصلے ہوں گے ان کا بھی آپ کو علم ہے؟ آپ ﷺ سب کے [illegible] آگاہ [illegible]

بیمار ہونے کا پتا

اس بارے میں حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا معمول تھا: کان اذا اشتكى نفث على نفسه بالمعوذات ومسح عنه بيده

فلما اشتكى وجعه الذي توفي فيه طفقت أنفث على نفسه بالمعوذات التي كان ينفث وأمسح بيد النبي ﷺ عنه ۔ رسول اللہ ﷺ جب بیمار ہوتے تو معوذات سورتیں (یعنی سورۃ الاخلاص، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس) پڑھ کر دم فرماتے ۔ اور ہاتھ (آپ جسم اطہر پر) پھیرتے پھر جب اس دار فانی سے تشریف لے جانے کے وقت بیمار ہوئے تو (ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں) میں نے یہ سورتیں پڑھ کر دم کرنا شروع کر دیا اور آپ ﷺ کا دست مبارک پکڑ کر آپ ﷺ کے جسم اطہر پر پھیرتی۔

دوسری روایت میں معمر سے یوں روایت ہے میں نے زہری سے پوچھا کیونکر دم کرے، انہوں نے کہا یہ سورتیں پڑھ کر دونوں ہاتھوں پر دم کرے پھر ہاتھ اپنے منہ پر پھیرے اس طرح سارے بدن پر جہاں تک ہو سکے۔
(تیسیر الباری جلد ۵ ص ۵۷۶۔۵۷۷ ص وغیرہ) ☆

☆ بعض حضرات دم اور تعویذ کو شرک قرار دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ حالانکہ قرآنی آیات مبارکہ اور اللہ جل جلالہ کے پاک نام سے دم کرنا سنت مبارکہ ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ سے کسی پناہ میں دم کرنا اور پھونک مارنا محبوب ہے۔ یہ ایک پھونک پھیرنے کا کمال تھا کہ مٹی کے پرندے میں جان پڑ جاتی تھی۔ انی اخلق لکم من الطين كهيئة الطير فانفخ فيه فيكون طيرا باذن الله۔
(آل عمران ۴۹) میں تمہارے لئے مٹی سے پرندے کی صورت بناتا ہوں پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ پرندہ ہو جاتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ کے حکم سے

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں حضرت جبرئیل علیہ السلام نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی بارگاہ قدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا محمد اشتكيت ؟ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا آپ ﷺ بیمار ہیں؟ تو حضور نبی معظم آپ ﷺ نے فرمایا ہاں! اس پر ... بسم الله ارقيك من كل شيء يؤذيك من شر كل نفس او عين حاسد الله يشفيك بسم الله ارقيك ۔ میں آپ ﷺ کو اللہ (جل جلالہ) کے نام مبارک سے دم کرتا ہوں ہر چیز سے جو آپ کو تکلیف دے ہر نفس کی شرارت سے، حسد والی آنکھ سے اللہ (جل جلالہ) آپ (ﷺ) کو شفاء عطا فرمائے اللہ (جل جلالہ) کے نام سے (آپ کو دم) کرتا ہوں حسد اور نظر بد کی آنکھیں ہیں اللہ (جل جلالہ) محفوظ رکھے"

(صفحہ نمبر ۱۴ کا بقیہ)

مسجد حرام اور مسجد نبوی شریف میں دی گئی ہیں یہ خصوصیت صرف ان دو مساجد کو حاصل ہے۔ جب حرمین مکرمہ سے مدینہ منورہ یا مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ جاتے ہیں تو راستے کی مسجدوں میں بھی خواتین کیلئے علیحدہ انتظامات کئے ہوتے ہیں ... موٹر وے سے گزرتے ہوئے چند مقامات ایسے آتے ہیں جہاں عورتوں کیلئے مساجد میں پردے کا انتظام ہوتا ہے۔

بہر حال عام حالات میں عورتوں کو گھروں میں ہی نماز پڑھنی چاہئیں البتہ جمعہ مبارک اور عیدین کے اجتماعات میں اگر ساری شرائط اور حدود کی پابندی ... کرام سے حاصل ہوتا ہو حصول برکت کیلئے دعا میں شریک ہونے کی نیت سے جانے کی رخصت ہے

اللہ تبارک وتعالیٰ حبیب کریم ... ہمارے حال پر رحم فرمائے نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق اور دین ودنیا میں کامیاب وکامران فرمائے آمین

واخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على رسوله الكريم وعلى آله واصحابه اجمعين برحمتك يا ارحم الراحمين۔

بخاری جلد ۲ ص ۸۵۳ [illegible] مسلم [illegible] مشکوۃ [illegible] مسند احمد [illegible]

فضائل قرآن مجید فرقان حمید

از حبیب محمد [illegible]

قرآن مجید اللہ تبارک و تعالیٰ کا کلام قدیم ہے جو رب العالمین ﷻ نے حضور رحمۃ للعالمین ﷺ پر بذریعہ وحی نازل فرمایا ہے۔ جو حق لفظاً حرفاً حرفاً جیسے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ جل مجدہ الکریم نے نازل فرمایا تھا اسی شکل میں محفوظ ہے اور قیامت تک محفوظ رہے گا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اسے صحیح عربی زبان میں نازل فرمایا جس میں کسی قسم کا کوئی شک و شبہ نہیں ہے۔ اس جیسی کتاب بنانا ناممکن ہے اور رب العزت نے اس کی حفاظت کا خود ذمہ لیا ہے۔ إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ۝ (الحجر: ۹) "ہم نے ہی اس (قرآن مجید) کو اتارا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم رؤف و رحیم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نَزَلَ الْقُرْآنُ عَلَى خَمْسَةِ وُجُوْهٍ حَلَالٍ وَحَرَامٍ وَمُحْكَمٍ وَمُتَشَابِهٍ وَأَمْثَالٍ فَاعْمَلُوْا بِالْحَلَالِ وَاجْتَنِبُوْا الْحَرَامَ وَاتَّبِعُوْا الْمُحْكَمَ وَآمِنُوْا بِالْمُتَشَابِهِ وَاعْتَبِرُوْا بِالْأَمْثَالِ "قرآن مجید پانچ وجوہ پر نازل ہوا ہے: حلال، حرام، محکم، متشابہ اور امثال۔ پس حلال پر عمل کرو، حرام سے بچو، محکم کی پیروی کرو، متشابہ پر ایمان رکھو اور مثالوں (واقعات) سے عبرت و نصیحت پکڑو۔"

فرشتوں میں [illegible]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب بھی کوئی جماعت اللہ تبارک و تعالیٰ کے گھروں میں سے کسی گھر میں جمع ہو کر تلاوت کتاب اللہ کرتی ہے اور آپس میں قرآن مجید کا درس و تدریس میں [illegible] مصروف ہوتی ہے تو ان پر رحمت چھا جاتی ہے اور فرشتے انہیں رحمت کے پروں میں چھپا لیتے ہیں، گھیرے میں لے لیتے ہیں اور اللہ (ﷻ) ان کا ذکر اپنے ملائکہ مقربین میں فرماتا ہے۔[1]

سب سے بہترین

امیر المومنین حضرت سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول کریم رؤف و رحیم ﷺ نے ارشاد فرمایا: خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ[2] "تم میں سے بہترین وہ ہے جو قرآن مجید سیکھے اور سکھائے۔"

قابل رشک

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول کریم رؤف و رحیم ﷺ فرماتے ہیں: لَا حَسَدَ إِلَّا عَلَى اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَقُوْمُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ[3] "دو آدمی قابل رشک ہیں: (۱) وہ جسے اللہ تبارک و تعالیٰ واجب الوجود، مطلق و وحدہ لا شریک جل جلالہ نے قرآن پاک (کا علم و توفیق تلاوت اور فہم) عطا فرمایا وہ اس کے ساتھ رات اور دن کی گھڑیوں میں قیام کرتا ہے (اور اس کی تلاوت کا اعزاز حاصل کرتا ہے) اور (۲) دوسرا وہ (خوش نصیب شخص) جسے اللہ تبارک و تعالیٰ کی حقیقی [illegible] اسے مال عطا فرمایا، وہ اسے دن اور رات کی گھڑیوں میں خرچ کرتا ہے۔"

فرشتوں کا اترنا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ رات کے وقت سورۃ البقرہ شریف کی تلاوت کر رہے تھے ان کا گھوڑا ان کے پاس بندھا ہوا تھا، [illegible] اچانک گھوڑا بدکنے لگا وہ خاموش ہو گئے تو گھوڑا [illegible]

[illegible] جلد [illegible] ص [illegible]

[illegible]

[illegible] اور حضور ﷺ [illegible] ہو گئے [illegible] سے [illegible] پڑھنا [illegible]

[illegible] آپ سے تلاوت (قرآن مجید) [illegible]

[illegible] کے قریب [illegible] آپ سے [illegible] گھوڑے سے [illegible]

[illegible] بچے [illegible] کہیں [illegible] کو [illegible]

[illegible] جیسی چیزیں [illegible] جس وقت صبح ہوئی تو [illegible]

[illegible] حضور ﷺ کی خدمت [illegible] عرض کیا [illegible] آپ ﷺ نے [illegible] اقرأ يا ابن حضير

اقرأ يا ابن حضير [illegible]

[illegible] حضرت اسید [illegible] یا رسول ﷺ [illegible]

[illegible] بچے [illegible]

[illegible] میں نے [illegible] طرف سر [illegible]

طرح [illegible] معلوم ہوا [illegible] چراغ جیسی چیزیں [illegible] پھر میں

[illegible] یہاں تک کہ وہ چیزیں غائب ہو گئیں [illegible] رحیم ﷺ نے [illegible] تلك الملائكة دنت لصوتك ولو قرأت لأصبحت ينظر الناس إليها لا تتوارى منهم [illegible]

[illegible] رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا [illegible] تم قرآن مجید [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حضرت [illegible] سے روایت ہے

فرماتے ہیں [illegible] ﷺ نے [illegible] فرمایا

ثلاثة تحت العرش يوم القيامة يحاج العباد له ظهر وبطن، والأمانة والرحم تنادي ألا من وصلني وصله الله ومن قطعني قطعه الله [illegible] قیامت کے دن عرش کے نیچے ہوں گی (۱) قرآن مجید جو بندوں کی طرف سے [illegible] کرے گا [illegible]

[illegible] مسلمان [illegible]

[illegible] قرآن مجید کا [illegible]

(۲) امانت [illegible] حقوق [illegible] جب

[illegible] اور [illegible] کے قریب [illegible]

[illegible] اللہ [illegible]

اور [illegible] اللہ [illegible] قطع [illegible]

[illegible] حقوق [illegible]

[illegible] اور [illegible] نصیب ہوگی [illegible]

[illegible] حقوق [illegible]

[illegible] رحمت سے محروم رہے گا۔

قاری کا مقام

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے

[illegible] رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا [illegible]

لصاحب القرآن اقرأ وارتق ورتل كما كنت ترتل في الدنيا فإن منزلك عند آخر آية تقرؤها [illegible] قرآن

مجید والے کو [illegible] قرآن مجید [illegible]

[illegible] پڑھتا [illegible]

تلاوت [illegible] خشوع وخضوع [illegible]

مقام وہاں ہے جہاں تو [illegible] آیت [illegible]

مانگنے والے سے زیادہ ملتا ہے

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے

ہیں رسول کریم رؤف رحیم ﷺ نے ارشاد فرمایا يقول

[illegible]

[illegible] مسلم [illegible] البیہقی [illegible] الترغیب [illegible]

[illegible]

لِرَبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْآنُ عَنْ ذِكْرِيْ وَمَسْئَلَتِيْ أَعْطَيْتُهُ أَفْضَلَ مَا أُعْطِيْ السَّائِلِيْنَ وَفَضْلُ كَلَامِ اللّٰهِ عَلٰى سَائِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ (اللہ عزوجل فرماتا ہے) جسے قرآن مجید نے میرے (دوسرے اذکار) اور مجھ سے سوال کرنے سے روکا (یعنی تلاوت قرآن کریم کی وجہ سے دعا کرنے کا وقت بھی نہ ملا) سے میں مانگنے والوں سے زیادہ عطا فرماؤں گا اور اللہ عزوجل کے کلام کو باقی تمام کلاموں پر ایسی فضیلت حاصل ہے جیسے اللہ عزوجل کو تمام مخلوقات پر فضیلت اور برتری حاصل ہے۔

جہر و خفی تلاوت قرآن مجید کی شان

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہر (یعنی بلند آواز سے) قرآن مجید کی تلاوت کرنے والا ایسے ہے جیسے ظاہری طور پر (علانیہ) صدقہ کرنے والا اور آہستہ تلاوت قرآن عظیم کرنے والا ایسے ہے جیسے چھپا کر صدقہ کرنے والا۔

ویران گھر

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: إِنَّ الَّذِيْ لَيْسَ فِيْ جَوْفِهٖ شَيْءٌ مِّنَ الْقُرْآنِ كَالْبَيْتِ الْخَرِبِ ۔ جس کے اندر (یعنی سینے میں) قرآن مجید سے کچھ نہیں وہ ویران گھر کی مانند ہے۔

تاج کرامت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم رؤف رحیم ﷺ نے ارشاد عظیم فرمایا: "قرآن مجید والا (پڑھنے والا یا حافظ قاری یا اُستاد) حاضر ہوگا قرآن مجید کہے گا اے میرے رب (عزوجل) اسے جوڑا پہنا تو اسے تاج کرامت پہنایا جائے گا۔ پھر عرض کرے گا اے رب اسے زیادہ کر تو اسے کرامت کا جوڑا پہنایا جائے گا پھر عرض کرے گا اے رب (عزوجل) اس سے راضی ہو جا چنانچہ رب وہاب ذوالجلال والاکرام اس سے راضی ہوگا۔"

ایک حرف پر دس نیکیاں

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَهٗ بِهٖ حَسَنَةٌ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا لَا أَقُوْلُ الٓمّٓ حَرْفٌ أَلِفٌ حَرْفٌ وَلَامٌ حَرْفٌ وَمِيْمٌ حَرْفٌ "جس نے کتاب اللہ سے ایک حرف پڑھا اس کے لئے ایک نیکی ہے اور ہر نیکی کا ثواب دس گنا ہے میں نہیں کہتا الم ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے اور لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے۔"

اٹک اٹک کر پڑھنے والے کا ثواب

ام المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے: الْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَالَّذِيْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَتَتَعْتَعُ فِيْهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهٗ أَجْرَانِ "قرآن عظیم کا ماہر (یعنی عالم معانی اور مسائل سمجھنے والا) معزز و متقی اور مکرم سفیروں (فرشتوں علیہم السلام) کے ساتھ ہوگا اور جو شخص قرآن پاک پڑھتا ہو اور (پڑھنے میں) اٹکتا ہو اس کے لئے دوگنا اجر ہے (ایک پڑھنے کا اور مشقت کے باوجود پڑھنے کا)۔"

روشن تاج

حضرت معاذ جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں

[illegible]

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَعَمِلَ بِمَا فِيهِ أُلْبِسَ وَالِدَاهُ تَاجًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ضَوْءُهُ أَحْسَنُ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِي بُيُوتِ الدُّنْيَا لَوْ كَانَتْ فِيكُمْ فَمَا ظَنُّكُمْ بِالَّذِي عَمِلَ بِهَذَا "جو شخص قرآن مجید کی تلاوت کرے اور جو کچھ اس میں ہے اس پر عمل کرے تو اس کے ماں باپ کو ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی سورج کی روشنی سے بھی زیادہ ہوگی جو دنیا کے گھروں میں ہوتی ہے (یعنی والدین کو یہ بخشش ملے گی) تو خود عمل کرنے والے کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے جو خود اس پر عامل ہے؟"

مشک سے بھرا تھیلا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ فَاقْرَءُوهُ فَإِنَّ مَثَلَ الْقُرْآنِ لِمَنْ تَعَلَّمَهُ فَقَرَأَهُ وَقَامَ بِهِ كَمَثَلِ جِرَابٍ مَحْشُوٍّ مِسْكًا تَفُوحُ رِيحُهُ كُلَّ مَكَانٍ وَمَثَلُ مَنْ تَعَلَّمَهُ فَرَقَدَ وَهُوَ فِي جَوْفِهِ كَمَثَلِ جِرَابٍ أُوكِيَ عَلَى مِسْكٍ "قرآن پاک سیکھو پھر اسے پڑھو کیونکہ جو قرآن مجید سیکھے پھر اس کی قرات کرے اور اس پر عمل کرے اس کی مثال اس تھیلے کی طرح ہے جس میں مشک بھرا ہوا ہو جس کی خوشبو ہر جگہ پھیل رہی ہو اور اس کی مثال جو قرآن مجید سیکھے اور سو جائے حالانکہ وہ اس کے سینے میں ہو ایسے تھیلے کی طرح ہے جس میں مشک کو بند کر کے باندھ دیا گیا ہو۔"

دیکھ کر پڑھنے کا ثواب

حضرت عثمان بن عبد اللہ بن اوس ثقفی اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قِرَاءَةُ الرَّجُلِ الْقُرْآنَ فِي غَيْرِ الْمُصْحَفِ أَلْفُ دَرَجَةٍ وَقِرَاءَتُهُ فِي الْمُصْحَفِ تُضَعَّفُ عَلَى ذَلِكَ إِلَى أَلْفَيْ دَرَجَةٍ "قرآن کریم کو دیکھے بغیر تلاوت کرنا ہزار درجہ ہے اور قرآن مجید میں دیکھ کر تلاوت کرنے کا درجہ دو ہزار درجہ افضل ہے۔"

دلوں کا زنگ دور کرنے والا نسخہ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: إِنَّ هَذِهِ الْقُلُوبَ تَصْدَأُ كَمَا يَصْدَأُ الْحَدِيدُ إِذَا أَصَابَهُ الْمَاءُ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا جِلَاؤُهَا قَالَ كَثْرَةُ ذِكْرِ الْمَوْتِ وَتِلَاوَةُ الْقُرْآنِ "بے شک ان دلوں کو بھی زنگ لگ جاتا ہے جیسے لوہے کو پانی لگنے سے زنگ لگ جاتا ہے عرض کیا گیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ان دلوں کی صفائی کس چیز سے ہے؟ فرمایا (۱) موت کا کثرت سے ذکر کرنا اور (۲) تلاوت قرآن مجید کرنا۔"

دس افراد کے حق میں شفاعت قبول

امیر المومنین حضرت سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اکرم رحمت عالم ﷺ نے فرمایا: مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَاسْتَظْهَرَهُ فَأَحَلَّ حَلَالَهُ وَحَرَّمَ حَرَامَهُ أَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ وَشَفَّعَهُ فِي عَشَرَةٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ كُلُّهُمْ قَدْ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ "جو قرآن مجید پڑھے اور اسے یاد کرے اور اس کے حلال کو حلال جانے اور حرام کو حرام تو اللہ (تبارک وتعالیٰ) اسے جنت میں داخل فرمائے گا اور اس کے ایسے دس گھر والوں کے حق میں شفاعت قبول فرمائے گا جو فاسق اور دوزخ میں جانے کے مستحق قرار پا چکے ہوں گے۔"

قرآن مجید سیکھے

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اکرم رحمت عالم ﷺ تشریف لاتے ہوئے

[illegible]

...لَوْ جُعِلَ الْقُرْآنُ فِي إِهَابٍ ثُمَّ أُلْقِيَ فِي النَّارِ مَا احْتَرَقَ

اگر قرآن مجید چمڑے میں ڈال کر آگ میں ڈالا جائے تو نہ جلے گا۔

[illegible]

قرآن مجید کی برکت سے بلندی

امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول رؤف و رحیم ﷺ نے فرمایا: إِنَّ اللّٰهَ يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ أَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهِ آخَرِيْنَ

بے شک اللہ تعالیٰ اس کتاب (قرآن کریم) کے ساتھ بہت سے لوگوں کو بلندی عطا فرماتا ہے اور بہت سے لوگوں کو پست فرماتا ہے ... تلاوت کرتے ہیں ... عمل ... بہت سے لوگوں کو اس سے ... کرتے ہیں۔

نماز اور قرآن مجید کی تلاوت

ام المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ رسول کریم رؤف و رحیم ﷺ نے فرمایا:

قِرَاءَةُ الْقُرْآنِ فِي الصَّلٰوةِ أَفْضَلُ مِنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي غَيْرِ الصَّلٰوةِ وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ فِي غَيْرِ الصَّلٰوةِ أَفْضَلُ مِنَ التَّسْبِيْحِ وَالتَّكْبِيْرِ وَالتَّسْبِيْحُ أَفْضَلُ مِنَ الصَّدَقَةِ وَالصَّدَقَةُ أَفْضَلُ مِنَ الصَّوْمِ وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ

قرآن مجید کا نماز میں پڑھنا نماز کے علاوہ پڑھنے سے افضل ہے اور قرآن مجید کا نماز کے علاوہ پڑھنا تسبیح و تکبیر سے افضل ہے اور تسبیح صدقے سے افضل ہے اور صدقہ روزے سے افضل ہے اور روزہ آگ سے بچانے والی ڈھال ہے۔

قرآن مجید کے معنی بیان کرنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول کریم رؤف و رحیم ﷺ نے فرمایا: أَعْرِبُوا الْقُرْآنَ وَاتَّبِعُوْا غَرَائِبَهُ وَغَرَائِبُهُ فَرَائِضُهُ وَحُدُوْدُهُ

اے لوگو قرآن مجید کے معانی بیان کرو اور انہیں عام کرو ... قرآن مجید کے ... اور اس کی حدود ہیں۔

حضرت حارث اعور رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں مسجد میں سے گزرا تو کیا دیکھتا ہوں کہ لوگ مسجد میں بیٹھے باتوں میں مصروف ہیں۔ میں امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ وجہہ الکریم کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا اور میں نے ان سے اس طرح عمل کی حکایت ...

[illegible]

[illegible] میں نے عرض کیا
[illegible] حضرت [illegible] نبی ﷺ نے فرمایا آگاہ
[illegible] میں نے سنا [illegible] رحیم ﷺ سے سنا ہے
آپ ﷺ نے فرمایا: «أَلَا إِنَّهَا سَتَكُونُ فِتْنَةٌ» آگاہ رہو
عنقریب فتنہ پھیلے گا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اس سے نکلنے کی کیا صورت ہوگی؟
آپ ﷺ نے فرمایا: كِتَابُ اللَّهِ فِيهِ نَبَأُ مَا قَبْلَكُمْ وَخَبَرُ مَا بَعْدَكُمْ وَحُكْمُ مَا بَيْنَكُمْ هُوَ الْفَصْلُ لَيْسَ بِالْهَزْلِ مَنْ تَرَكَهُ مِنْ جَبَّارٍ قَصَمَهُ اللَّهُ وَمَنِ ابْتَغَى الْهُدَى فِي غَيْرِهِ أَضَلَّهُ اللَّهُ وَهُوَ حَبْلُ اللَّهِ الْمَتِينُ وَهُوَ الذِّكْرُ الْحَكِيمُ وَهُوَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيمُ ۲۳ اللہ (تبارک وتعالیٰ) کی کتاب، اس میں تم سے پہلے لوگوں کی خبریں اور واقعات ہیں اور تمہارے بعد کے واقعات کی بھی خبریں ہیں اور تمہارے درمیان کے معاملات کا حکم اور فیصلہ موجود ہے۔ قرآن مجید دو ٹوک بات فرماتا ہے [illegible] جو متکبر اور ظالم اسے پس پشت ڈالے گا اللہ (تبارک وتعالیٰ) اس کے غرور و تکبر کو توڑے گا اور اسے پارہ پارہ کرے گا، جو شخص ہدایت کی جستجو غیر قرآن مجید سے چاہے گا اللہ جل جلالہ اسے گمراہی میں ڈال دے گا۔ قرآن مجید اللہ (تبارک وتعالیٰ) کی مضبوط رسی اور ذکر حکیم ہے، صراط مستقیم ہے۔ هُوَ الَّذِي لَا تَزِيغُ بِهِ الْأَهْوَاءُ وَلَا تَلْتَبِسُ بِهِ الْأَلْسِنَةُ وَلَا يَشْبَعُ بِهِ الْعُلَمَاءُ وَلَا يَخْلَقُ عَلَى كَثْرَةِ الرَّدِّ وَلَا تَنْقَضِي عَجَائِبُهُ هُوَ الَّذِي لَمْ تَنْتَهِ الْجِنُّ إِذْ سَمِعَتْهُ حَتَّى قَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ مَنْ قَالَ بِهِ صَدَقَ وَمَنْ عَمِلَ بِهِ أُجِرَ وَمَنْ حَكَمَ بِهِ عَدَلَ وَمَنْ دَعَا إِلَيْهِ هُدِيَ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۲۳ یہ قرآن مجید کی وہ خوبی ہے کہ جس سے خواہشات کی [illegible] سے محفوظ [illegible] اور اس کے ساتھ زبانیں ہر قسم کے اشتباہ سے بھی بچی رہتی ہیں۔ علماء اس سے کبھی سیر نہیں ہوتے [illegible] کے بار بار تکرار [illegible] سے اس میں بوسیدگی نہیں ہوتی اور اس کے عجائبات ختم نہیں ہوتے۔ یہ وہ کتاب ہے جسے جنات نے [illegible] یہاں تک کہ [illegible] کہ ہم نے عجیب قرآن مجید سنا ہے جو رشد و ہدایت کا راستہ دکھاتا ہے [illegible] قرآن مجید پڑھا اس نے سچ کہا [illegible] اس پر عمل کیا اسے ثواب عطا کیا گیا ہے جس نے اس کے مطابق فیصلہ کیا اس نے عدل و انصاف اختیار کیا اور جس نے [illegible] اس کی طرف بلایا اسے صراط مستقیم کی طرف چلنے کی ہدایت نصیب ہوئی۔

قرآن مجید بندوں سے حجت

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ثَلَاثَةٌ تَحْتَ الْعَرْشِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْقُرْآنُ يُحَاجُّ الْعِبَادَ لَهُ ظَهْرٌ وَبَطْنٌ وَالْأَمَانَةُ وَالرَّحِمُ تُنَادِي أَلَا مَنْ وَصَلَنِي وَصَلَهُ اللَّهُ وَمَنْ قَطَعَنِي قَطَعَهُ اللَّهُ ۲۵ تین چیزیں قیامت کے دن عرش کے سایہ کے نیچے ہوں گی، ایک قرآن مجید جو بندوں سے متعلق حجت کرے گا، قرآن مجید کا ظاہر بھی ہے اور باطن بھی۔ دوسری چیز امانت ہے اور تیسری چیز رشتہ رحم ہے۔ یہ رشتہ رحم فریاد کرتا ہے اور کہتا ہے جو شخص مجھے ملاتا (جوڑتا) ہے اللہ اسے حق کی عنایت کرتا ہے۔ [illegible] اس کے حق کی رعایت فرماتا ہے اور جو شخص مجھے توڑتا ہے [illegible] میرے حق کی رعایت [illegible] اللہ [illegible] سے کاٹ دیتا ہے [illegible] رحمت سے [illegible]

---

۲۳ [illegible] حدیث ۲۱۳۶ [illegible] ۳۳ [illegible] حدیث ۲۹۰۶ [illegible] حدیث ۳۳۳ [illegible] ۲۵ [illegible] ۳۳
[illegible] ۲۳۵ [illegible] ۲۳۳ [illegible]

سوالات وجوابات
بسلسلہ مصافحہ

(ادارہ)

سوال: مصافحہ کا کیا معنی ہے؟

جواب: مصافحہ صفح (صفح) سے بنا ہے جس کے معنی ہیں کشادگی و چوڑائی۔ مصافحہ کے معنی ہیں' ہاتھ کی چوڑائی' یعنی ایک کا اپنے ہاتھ کی ہتھیلی کو دوسرے کے ہاتھ کی ہتھیلی سے ملانا۔

سوال: کیا رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں مصافحہ کا طریقہ و دستور رائج تھا؟

جواب: ہاں' رائج تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں مصافحہ کا دستور تھا؟ فرمایا: ہاں۔ انہی سے روایت ہے فرماتے ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اذا تلاقوا تصافحوا[1] "جب ملتے تھے مصافحہ کرتے تھے۔"

سوال: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی دوست اپنے دوست سے ملے تو افیاخذ بیدہ ویصافحہ "کیا اس کا ہاتھ پکڑے اور اس سے مصافحہ کرے" تو نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: نعم[2] ہاں'۔

سوال: پہلے سلام کرنا چاہئے یا مصافحہ؟

جواب: پہلے سلام کہنا چاہئے پھر مصافحہ کرنا چاہئے یعنی ہاتھوں کے ملنے سے قبل لفظ سلام یعنی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کی ادائیگی ہونی چاہئے۔ حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کان رسول اللہ ﷺ اذا لقی اصحابہ لم یصافحھم حتی یسلم علیھم[3] "رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ملتے تو اس وقت تک مصافحہ نہیں فرماتے تھے جب تک انہیں سلام نہیں فرما لیتے تھے"۔

سوال: مصافحہ ایک ہاتھ سے کرنا چاہئے یا دونوں ہاتھوں سے؟

جواب: مصافحہ دونوں ہاتھوں سے کرنا چاہئے۔ حضرت سیدنا امام بخاری علیہ الرحمہ نے صحیح بخاری میں کتاب الاستیذان (کتاب اجازت طلب کرنا) میں باب باندھا ہے: باب الاخذ بالیدین وصافح حماد بن زید ابن المبارک بیدیہ[4] "باب مصافحہ دونوں ہاتھوں سے کرنا (حضرت) حماد بن زید (علیہ الرحمہ) نے (حضرت) عبداللہ بن مبارک (علیہ الرحمہ) سے دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کیا"۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں' نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے مجھے "تشہد" سکھایا جیسے قرآن مجید میں سے کوئی سورت سکھاتے ہیں۔ (جب آپ ﷺ مجھے تشہد سکھاتے تھے) اس طرح کہ میرا ہاتھ آپ ﷺ کے دونوں (مبارک) ہاتھوں کے درمیان تھا۔ اور حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا میں مسجد میں داخل ہوا دیکھا تو رسول اللہ ﷺ وہاں موجود ہیں فقام الی طلحۃ بن عبید اللہ یھرول فصافحنی وھنانی[5] (سب لوگوں سے پہلے طلحہ اٹھ کر دوڑے اور مجھ سے مصافحہ کیا اور مجھے توبہ قبول ہونے کی مبارکباد دی)۔

سوال: مکمل سلام کیسے ہوتا ہے؟

جواب: مکمل سلام یہ ہوتا ہے کہ منہ سے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا جائے اور دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کیا جائے۔

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا تمام تحیاتکم بینکم المصافحۃ[6] "تمہارے آپس میں پورا (پورا سلام) مصافحہ (کے ساتھ) ہے"۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں الفاظ ہیں من تمام التحیۃ الاخذ بالید[7] "مکمل تحیت ہاتھ پکڑنا ہے"۔

[1] مجمع الزوائد جلد ۸ ص ۳۶ الترغیب والترہیب جلد ۳ ص ۳۳۳۔ [2] مشکوٰۃ ص ۴۰۲ شرح السنہ جلد ۶ ص ۳۵۲ مسند احمد جلد ۳ ص ۱۸۔ [3] مجمع الزوائد جلد ۸ ص ۳۶
[4] بخاری جلد ۲ ص ۹۲۶ تیسیر الباری جلد ۸ ص ۹۰، ۹۱۔ [5] ایضاً ... جلد ۲ ص ۱۰۲ ... جلد ۵ ص ۳۶۱ مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۸ ص ... [6] مشکوٰۃ ص ۴۰۲
[7] کنز العمال حدیث ۲۵۳۴۴

سوال: مصافحہ کرتے وقت ساتھی کے چہرہ کے تاثرات کیسے ہونے چاہئیں؟

جواب: مصافحہ کرنے والوں کے چہرے مسکراتے ہونے چاہئیں

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اِنَّ الْمُسْلِمَیْنِ اِذَا الْتَقَیَا وَتَصَافَحَا وَضَحِکَ کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْھُمَا فِیْ وَجْہِ صَاحِبِہٖ لَا یَفْعَلَانِ ذٰلِکَ اِلَّا لِلّٰہِ لَمْ یَتَفَرَّقَا حَتّٰی یُغْفَرَ لَھُمَا[1] "جب دو مسلمان آپس میں ملتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں اور ہنستے ہیں (خوش ہوتے ہیں) وہ ایسا اللہ (ﷻ) کی رضا کے لئے کرتے ہیں تو جب جدا ہوتے ہیں تو ان کی بخشش ہو جاتی ہے" (اللہ ﷻ ان کے سب گناہ معاف فرما دیتا ہے)۔

سوال: کیا آپس میں مصافحہ کرتے وقت اللہ تبارک وتعالیٰ کی حمد کرنی چاہئے اور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ پر درود شریف پڑھنا چاہئے؟

جواب: بالکل درست

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: اِذَا الْتَقَی الْمُسْلِمَانِ فَتَصَافَحَا وَحَمِدَا اللّٰہَ وَاسْتَغْفَرَاہُ غُفِرَ لَھُمَا[2] جب دو مسلمان ملیں تو مصافحہ کریں، اللہ تبارک وتعالیٰ جل مجدہٗ الکریم کی حمد کریں اور اس سے معافی چاہیں تو ان کی بخشش کر دی جاتی ہے

اسی طرح حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَا مِنْ عَبْدَیْنِ مُتَحَابَّیْنِ فِی اللّٰہِ یَسْتَقْبِلُ اَحَدُھُمَا صَاحِبَہٗ فَیُصَافِحُہٗ وَیُصَلِّیَانِ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ اِلَّا لَمْ یَتَفَرَّقَا حَتّٰی تُغْفَرَ ذُنُوْبُھُمَا مَا تَقَدَّمَ مِنْھَا وَمَا تَاَخَّرَ[3] "جو دو بندے اللہ (تبارک وتعالیٰ جل مجدہٗ الکریم) کی رضا کے لئے آپس میں محبت رکھتے ہیں، جب ان میں کوئی ایک (دوسرے) سے ملے اور مصافحہ کرے اور دونوں (حضور) نبی (کریم رؤف ورحیم ﷺ) پر درود شریف پڑھیں تو وہ جدا نہیں ہوں گے مگر اسی حالت میں کہ دونوں کے گناہ بخشے گئے ہوں گے"۔

سوال: سنا ہے جب دو مسلمان آپس میں ملتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں تو ان کے جدا ہونے تک ان کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں؟

جواب: جی ہاں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: مَا مِنْ مُسْلِمَیْنِ یَلْتَقِیَانِ فَیَتَصَافَحَانِ اِلَّا غُفِرَ لَھُمَا قَبْلَ اَنْ یَّتَفَرَّقَا[4] "جب کوئی دو مسلمان آپس میں ملیں اور مصافحہ کریں تو ان کے جدا ہونے سے پہلے دونوں بخش دیئے جاتے ہیں"۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَنْ صَلّٰی اَرْبَعًا قَبْلَ الْھَاجِرَۃِ فَکَاَنَّمَا صَلَّاھُنَّ فِیْ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ وَالْمُسْلِمَیْنِ اِذَا تَصَافَحَا لَمْ یَبْقَ بَیْنَھُمَا ذَنْبٌ اِلَّا سَقَطَ[5] "جو دوپہر سے پہلے چار رکعت پڑھے تو گویا اس نے وہ شب قدر میں پڑھیں اور جب دو مسلمان آپس میں مصافحہ کرتے ہیں تو ان کے درمیان کوئی گناہ نہیں رہتا مگر سب جھڑ جاتے ہیں۔

اسی طرح حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا

---

[1] الترغیب والترہیب جلد ۳ ص ۲۳۳، مجمع الزوائد جلد ۸ ص ۳۷، مشکوٰۃ ص ۴۰۱، مرقاۃ جلد ۸ ص ۱۴۹۷، ابوداؤد جلد ۲ ص ۳۱۹، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۷ ص ۹۹، کتاب [illegible] [2] [illegible] کتاب [illegible] حدیث شریف نمبر ۱۹۳ [illegible] مسند حدیث شریف نمبر ۶۹، الترغیب والترہیب جلد ۳ ص ۲۳۳، مرقاۃ جلد ۶ ص ۴۵۶ [3] [illegible] حدیث شریف نمبر ۱۹۳ [illegible] کنز العمال حدیث نمبر ۲۵۳۴۹، الترغیب والترہیب جلد ۳ ص ۵۰۳ [4] مشکوٰۃ ص ۴۰۰ حدیث نمبر [illegible] ترمذی جلد ۲ ص ۱۰۲ حدیث [illegible] ابن ماجہ [illegible] حدیث نمبر ۳۷۰۳، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۷ ص ۹۹، مسند احمد جلد ۴ ص ۳۰۳، ۲۸۹، مرقاۃ جلد ۸ ص ۴۹ [5] مشکوٰۃ ص ۴۰۲ حدیث نمبر ۴۶۹۳ (بحوالہ بیہقی فی شعب الایمان)، مرقاۃ جلد ۸ ص ۵۵

ففي احداهما فاخذ بيده تحاتت عنهما ذنوبهما كما يتحات الورق عن الشجرة اليابسة في يوم ريح عاصف والا غفر لهما ولو كانت ذنوبهما مثل زبد البحر [13] "جب مسلمان اپنے بھائی سے ملتا ہے اور اس کا ہاتھ پکڑتا ہے تو دونوں کے گناہ اس طرح جھڑتے ہیں جس طرح خشک درخت کے پتے تیز ہوا سے گرتے ہیں اور ان کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر بھی ہوں تو معاف کر دیے جاتے ہیں۔"

سوال: مصافحہ کی کیا برکات ہیں؟

جواب: مصافحہ سے کینہ دور ہوتا ہے مصافحہ کی برکت سے دعا قبول ہوتی ہے۔

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ حضرت عطا خراسانی رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تصافحوا يذهب الغل عنكم [14] "آپس میں مصافحہ کیا کرو کینہ جاتا رہے گا" (یہ حدیث شریف مرسل)

اسی طرح حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ نے فرمایا ما من مسلمين التقيا فأخذ احدهما بيد صاحبه الا كان حقا على الله عز وجل ان يحضر دعاءهما ولا يفرق بين ايديهما حتى يغفر لهما [15] "جب دو مسلمان آپس میں ملتے ہیں اور ان میں سے ایک دوسرے ساتھی کا مصافحہ کے لئے ہاتھ پکڑتا ہے تو اللہ (تبارک وتعالیٰ) پر حق ہے کہ ان دونوں کی دعا قبول فرمائے اور جب دونوں ایک دوسرے کے ہاتھ چھوڑیں تو ان دونوں کی بخشش ہو جاتی ہے۔"

اور حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان المؤمن اذا لقي المؤمن فسلم عليه واخذ بيده فصافحه تناثرت خطاياهما كما يتناثر ورق الشجر [16] "جب ایک مومن دوسرے مومن سے ملے تو اسے سلام کہے اور اس کا ہاتھ پکڑ کر مصافحہ کرے تو ان کی خطائیں یوں جھڑ جاتی ہیں جیسے (خزاں کے موسم میں) درخت سے پتے جھڑتے ہیں۔"

سوال: کیا مصافحہ سے محبت اور خیر خواہی کا اظہار ہوتا ہے؟

جواب: جی ہاں! مصافحہ سے محبت اور خیر خواہی کا اظہار ہوتا ہے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں رسول کریم رؤف و رحیم ﷺ سے ملا، آپ ﷺ نے مصافحہ کیا، پھر میں نے عرض کی یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)، یہ تو عجمی طریقہ ہے یا اس میں رحمت ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان المسلمين اذا التقيا فتصافحا وتكاشرا بود ونصيحة تناثرت خطاياهما بينهما [17] "جب مسلمان آپس میں ملتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں اور محبت اور خیر خواہی سے جمع ہوتے ہیں تو دونوں کے گناہ دونوں کے درمیان جھڑ جاتے ہیں۔"

سوال: کیا نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ بھی کبھی مصافحہ فرماتے تھے یا ملاقات میں مصافحہ فرماتے تھے؟

جواب: جی ہاں! نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ ہر ملاقات کے وقت مصافحہ فرماتے تھے۔ حضرت ایوب بن بشیر رحمۃ اللہ علیہ عنزہ کے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: کیا نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ جب تم سے ملتے تھے تو تم سے مصافحہ کرتے تھے؟ تو کہا ما لقيته قط الا صافحني [18] "میں جب بھی آپ ﷺ سے ملا ہوں تو آپ ﷺ نے میرے ساتھ مصافحہ فرمایا ہے۔"

---

۱۳ [illegible] الترغیب ... ۱۴ [illegible] ۱۵ الترغیب والترہیب [illegible] ۱۶ [illegible] ۱۷ [illegible] ۱۸ [illegible]

سوال: مصافحہ کرنے والوں پر کتنی رحمتیں نازل ہوتی ہیں؟

جواب: مصافحہ کرنے والوں پر سو رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔

امیر المومنین حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اذا التقی الرجلان المسلمان فسلم احدهما على صاحبه فان احبهما الى الله احسنهما بشرا بصاحبه فاذا تصافحا نزلت عليهما مائة رحمة وللبادی منهما تسعون وللمصافح عشرة۔ جب دو مسلمان مرد آپس میں ملتے ہیں اور ان میں سے ایک اپنے ساتھی سے سلام کرتا ہے تو ان میں سے اللہ (تعالیٰ) کو زیادہ محبوب وہ ہوتا ہے جو شگفتہ چہرے سے اپنے دوست سے ملتا ہے اور جب دونوں مصافحہ کرتے ہیں تو ان دونوں پر سو رحمتوں کا نزول ہوتا ہے ان میں سے پہل کرنے والے پر نوے اور بعد میں مصافحہ کرنے والے پر دس۔

سوال: مصافحہ میں پہل کرنے والے پر کتنی رحمتیں نازل ہوتی ہیں؟

جواب: مصافحہ میں پہل کرنے والے اور کھلے چہرے سے [illegible] حال چال پوچھنے والے پر ایک حدیث شریف کے مطابق ننانوے رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: المسلمان اذا التقيا فتصافحا وتساءلا انزل الله بينهما مائة رحمة تسعة وتسعون لابشهما واطلقهما وابرهما واحسنهما مساءلة باخيه۔ جب دو مسلمان آپس میں ملتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں اور ایک دوسرے کا حال (خیر و عافیت) پوچھتے ہیں تو ان میں سے زیادہ خوش مزاج اور خوش اخلاق اور اچھے طریقے سے [illegible] حال چال پوچھتا ہے اس پر ننانوے رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔

سوال: کیا [illegible] شخص مصافحہ کر سکتا ہے؟

جواب: جی ہاں [illegible] شخص مصافحہ کر سکتا ہے۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے [illegible] نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے ملے تو فرمایا: ان النبی ﷺ لقی حذیفة فاراد ان یصافحه فتنحی حذیفة فقال انی کنت جنبا فقال ان المسلم اذا صافح اخاه تحاتت خطایاهما کما یتحات ورق الشجر۔ آپ ﷺ نے (حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ) سے مصافحہ کا ارادہ فرمایا (حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ) نے معذرت چاہی اور عرض کیا میں جنبی ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب مسلمان اپنے بھائی سے مصافحہ کرتا ہے تو دونوں کے گناہ اس طرح جھڑ جاتے ہیں جیسے خشک درخت کے پتے خزاں کے موسم میں جھڑتے ہیں۔

ہفتہ وار تعلیمی و تربیتی اجتماع

الحمد للہ رب العالمین جل مجدہ کے فضل و کرم اور حضور نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ کی عنایت سے ہر ہفتہ کو بعد نماز عشاء جامع مسجد نگینہ A 977 بلاک B-III گجر پورہ (چونگی) سکیم لاہور میں تبلیغی دعوت و تبلیغ کا طریقہ سکھانے کیلئے تبلیغی و تعلیمی اجتماع ہوتا ہے آپ تمام محبان اسلام و عاشقان مصطفیٰ ﷺ کو بشرکت کی دعوت ہے

منیر احمد یوسفی، ایم اے

[illegible]

[illegible]

042 36880028, 0300-4274936

[illegible]

[illegible]

قرآن مجید اور علم تربیت

قلم: [illegible] حافظ خلیل احمد [illegible]

أعوذ بالله من الشيطان الرجيم

بسم الله الرحمن الرحيم

ولقد ضربنا للناس في هذا القرآن من كل مثل لعلهم يتذكرون ○ صدق الله العظيم وصدق رسوله النبي الكريم

ارشاد ربانی ہے اور بے شک ہم نے لوگوں کے لئے اس قرآن مجید میں ہر قسم کی مثال بیان فرما دی تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔

توحید باری تعالیٰ اور رسالت محمدی کریم رؤف و رحیم ﷺ اور دیگر انبیاء علیہم السلام سے لے کر چھوٹے سے چھوٹے مسئلے سے متعلق تعلیم اور تربیت قرآن مجید سے حاصل ہوتی ہے۔

پہلے آسمانی صحیفے اور کتابیں جن انبیاء کرام علیہم السلام پر [illegible] انہیں [illegible] طور پر نازل فرما دیا گیا [illegible] تمام انبیاء کرام علیہم السلام [illegible] امتوں کو کتابوں اور صحیفوں سے اللہ تبارک و تعالیٰ کے احکام کی تعلیم فرماتے تھے جبکہ قرآن مجید کو رب [illegible] والے رحیم نے پہلی کتابوں کی طرح [illegible] نازل فرمایا بلکہ [illegible] تقسیم ہوتا ہے [illegible] الرحيم ﴿البقرة﴾ [illegible] عرصے میں [illegible] کا نازل ہوا [illegible] تئیس سال میں [illegible] قرآن مجید مکمل ہوا [illegible] موقعہ کی مناسبت [illegible] مقصود یہی ہے کہ قرآن مجید نازل کیا جائے [illegible] مبارک کے عظیم مہینے میں [illegible] [illegible] نازل کیا گیا۔

شهر رمضان الذي أنزل فيه القرآن هدى للناس وبينات من الهدى والفرقان ﴿البقرة ١٨٥﴾ "رمضان (المبارک) کا مہینہ (وہ ہے) جس میں قرآن مجید اتارا گیا لوگوں کی ہدایت اور راہنمائی کے لئے اور جس میں ہدایت [illegible] والی روشن نشانیاں ہیں۔"

قرآن مجید کی عظمت و شان اور اسلوب تربیت بیان کرتے ہوئے رب ذوالجلال والاکرام نے ارشاد فرمایا: يا أيها الناس قد جاءتكم موعظة من ربكم وشفاء لما في الصدور وهدى ورحمة للمؤمنين ○ (یونس ۵۷) "اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت آئی اور سینوں کی صحت اور ایمان والوں کی ہدایت اور رحمت۔" قرآن مجید ہدایت اور رحمت [illegible] کے لوگوں کی تربیت کے لئے [illegible] اچھی نصیحت اور تربیت کامل کا ذریعہ ہے۔ قرآن مجید حکموں اور نصیحتوں سے بھرا ہے اور رب [illegible] والا رحیم ہے رسول کریم رؤف و رحیم ﷺ کو حکم فرمایا: ادع إلى سبيل ربك بالحكمة والموعظة الحسنة (نحل ۱۲۵) "اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ پکی تدبیر اور اچھی نصیحت سے" تعلیم و تربیت کے لئے حکمت بھری باتیں اور نصیحت سے دعوت دینا ہے اور [illegible] جاننا بھی ضروری ہے۔ [illegible] رؤف و رحیم ﷺ لوگوں کو دعوت دیتے اور قرآن مجید کی تلاوت فرماتے اور [illegible] قرآن مجید [illegible] تربیت فرماتے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ [illegible] رؤف و رحیم ﷺ [illegible] الانعام کی آیت نمبر ۱۵۱ اور ۱۵۲ میں [illegible] قل تعالوا أتل ما حرم ربكم عليكم ألا تشركوا به شيئا وبالوالدين إحسانا ولا تقتلوا أولادكم من إملاق نحن نرزقكم وإياهم ولا تقربوا الفواحش ما ظهر منها وما بطن ولا تقتلوا النفس التي حرم الله إلا بالحق ذلكم وصاكم به لعلكم تعقلون ○ ولا تقربوا مال اليتيم إلا بالتي هي أحسن حتى يبلغ أشده وأوفوا الكيل والميزان بالقسط لا نكلف نفسا إلا وسعها وإذا قلتم فاعدلوا ولو كان ذا قربى وبعهد الله

وَذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝ وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۭ ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ (الانعام ۱۵۲-۱۵۳) "(اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم) آپ (ﷺ) فرما دیں آؤ میں تمہیں پڑھ کر سناؤں [illegible] تمہارے رب نے تم پر [illegible] [illegible] باپ سے بھلائی [illegible] [illegible] تمہیں اور انہیں سب [illegible] بے حیائی کے [illegible] (حرمت اللہ ﷺ) سے بیان [illegible] تمہیں عقل ہو اور یتیموں کے مال کے پاس نہ جاؤ مگر بہت اچھے طریقے سے جب تک وہ اپنی جوانی کو پہنچے اور ناپ اور تول انصاف کے ساتھ پورا [illegible] ہم کسی جان پر بوجھ نہیں ڈالتے مگر اس کی طاقت کے مطابق اور جب بات کہو تو انصاف کی کہو اگرچہ تمہارے رشتہ دار کا معاملہ ہو اور اللہ (ﷺ) کا عہد پورا کرو یہ تمہیں تاکید فرمائی ہے تاکہ تم نصیحت مانو اور یہ کہ یہ میرا سیدھا راستہ ہے تو اس پر چلو اور مختلف راستوں پر نہ چلو (کہ وہ) مختلف راستے تمہیں اس کے سیدھے راستے سے جدا کر دیں گے یہ تمہیں حکم فرمایا ہے تاکہ تمہیں پرہیزگاری ملے۔"

[illegible] کتاب مبارکہ میں [illegible] [illegible] ﷺ [illegible] ترغیب کے بچے [illegible] تعلیم و تلقین [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] قرار [illegible] [illegible] معاشرتی [illegible] [illegible] مضبوط اعتقاد رکھنا [illegible] ایک [illegible] [illegible] قرآن مجید جہاں [illegible] عقائد کی تعلیم فرماتا ہے [illegible] تعلیم بھی فرماتا ہے کسی دوسرے کا مال [illegible] سے مال کھانا ہے کیونکہ اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا ۭ

(النساء ۱۰) "وہ جو یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں وہ تو اپنے پیٹ میں آگ بھرتے ہیں۔"

معاشرتی زندگی کی تعلیم [illegible] میں ایک [illegible] کے تعلقات سے [illegible] کا حکم فرمایا [illegible] اور [illegible] انصاف کے [illegible] کسی کا حق تلف نہیں کرنا چاہئے [illegible] انصاف کی گفتگو کرنی چاہئے [illegible] کا معاملہ [illegible] عہد کی پاسداری کا خیال رکھنا چاہئے۔ لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْھَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰۗىِٕكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ۚ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰي حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۙ وَالسَّاۗىِٕلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ ۚ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰھَدُوْا ۚ وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَاۗءِ وَالضَّرَّاۗءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ ھُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۝ (بقرۃ ۱۷۷) "اصل نیکی یہ نہیں کہ [illegible] مشرق یا مغرب کی طرف [illegible] ہاں اصل نیکی یہ ہے کہ ایمان لائے اللہ (ﷺ) اور قیامت کے دن پر اور فرشتوں اور کتابوں پر اور پیغمبروں پر (علیہم السلام) اور اللہ (ﷺ) کی محبت میں اپنا عزیز مال رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور راہ گیروں اور سائلوں اور قیدیوں کو رہا کرانے میں خرچ کیا جائے اور نماز قائم کی جائے اور اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کی جائے اور عہد کیا جائے اور مصیبت اور تنگی اور جہاد کے وقت صبر کیا جائے (جو) [illegible] یہی لوگ [illegible] رضائے اللہ (ﷺ) [illegible] ہیں جنہوں نے سچی بات کہی اور یہی پرہیزگار لوگ ہیں۔"

معاشرے کی معاشی پریشانیوں کے حل کے [illegible] [illegible] زکوٰۃ و صدقات [illegible] تعلیم و ترغیب اور تربیت سے فرمایا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ ۠

(بقرۃ ۲۶۷) سے یہاں واضح ہو رہا ہے کہ نیکی میں سے کچھ دو اور اس میں سے بھی وہ جو تم سب سے زیادہ پسند کرتے ہو اس کے ساتھ یہ بھی تعلیم دی ہے کہ الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُونَ مَا أَنفَقُوا مَنًّا وَلَا أَذًى ۙ لَّهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ (بقرۃ ۲۶۲) ”وہ لوگ جو اپنے مالوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں پھر دیے پیچھے نہ احسان رکھیں نہ تکلیف دیں ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے اور انہیں نہ کچھ اندیشہ ہو اور نہ کچھ غم“ اور احسان جتانے سے بھی منع فرمایا: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُبْطِلُوا صَدَقَاتِكُم بِالْمَنِّ وَالْأَذَىٰ (بقرۃ ۲۶۴) سے یہاں واضح ہے کہ احسان جتا کر اور ایذا دے کر اپنے صدقات کو ضائع نہ کرو۔

حقوق العباد کی ادائیگی اور ایک دوسرے کی عزت نفس کا خیال رکھنے کی بہترین تعلیم و تربیت فرمائی گئی ہے کہ ایمان والے مرد دوسرے مردوں کا مذاق نہ اڑائیں اور نہ عورتیں عورتوں کا مذاق اڑائیں ہو سکتا ہے جن کا مذاق اڑایا جا رہا ہے وہ مذاق اڑانے والوں سے بہتر ہوں وَلَا تَلْمِزُوا أَنفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ ۖ (حجرات ۱۱) ”اور آپس میں طعنہ زنی نہ کرو اور ایک دوسرے کے برے نام نہ رکھو۔“

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ ۖ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَب بَّعْضُكُم بَعْضًا ۚ أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَن يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ رَّحِيمٌ ۝ (حجرات ۱۲) ”اے ایمان والو! بہت گمانوں سے بچو بے شک کوئی گمان گناہ ہو جاتا ہے اور عیب نہ ڈھونڈو اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو کیا تم میں کوئی پسند رکھے گا کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے تو یہ تمہیں گوارا نہ ہوگا اور اللہ (تعالیٰ) سے ڈرو بے شک اللہ تعالیٰ بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔“

قرآن مجید نے ان باتوں کو بیان فرمانے کے بعد اس معاشرے میں اللہ تبارک و تعالیٰ کا عظیم شاندار اصول دیا ہے يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا ۚ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ۝ (حجرات ۱۳) ”اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا فرمایا اور تمہیں شاخیں اور قبیلے کیا کہ آپس میں پہچان رکھو بے شک اللہ تعالیٰ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے بے شک اللہ تعالیٰ جاننے والا خبردار ہے۔“

اللہ تبارک و تعالیٰ کی بارگاہ قدس میں حسب و نسب، مال و دولت، جاہ و جلال اور قبیلے قبولیت کا معیار نہیں بلکہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی بارگاہ میں قبولیت اور بڑائی کا معیار تقویٰ اور پرہیزگاری ہے۔ تقویٰ اور پرہیزگاری والے کون ہیں جن کے لئے فرمایا یہ وہ لوگ ہیں الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ ۝ وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنزِلَ مِن قَبْلِكَ وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ ۝ (بقرۃ ۳-۴) ”وہ جو بے دیکھے ایمان لائیں اور نماز قائم رکھیں اور ہماری دی ہوئی روزی میں سے ہماری راہ میں اٹھائیں اور وہ کہ ایمان لائیں اس پر جو اے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم نے آپ (ﷺ) پر نازل فرمائی ہے اور جو آپ ﷺ سے پہلے اتری اور آخرت پر یقین رکھیں“ اور یہ ہیں الَّذِينَ يُنفِقُونَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ ۗ (آل عمران ۱۳۴) ”جو خوشی اور تکلیف میں اللہ (تعالیٰ) کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور غصہ پینے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے“ اور بے شک نیک صفات رکھنے والوں سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے۔

قرآن مجید نے لوگوں کی حق تلفی اور ظلم کی جس کی اصل ... آج اللہ تعالیٰ کے رسول کریم رؤف و رحیم ﷺ ... [illegible]

یہ محبت بہالی قرآن ہے جس نے مجید کی عملی زندگی حقیقت ہیں چنانچہ قرآن مجید میں ارشادِ عظیم ہے قُلْ إِنْ كَانَ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ وَإِخْوَانُكُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَالٌ اقْتَرَفْتُمُوهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسَاكِنُ تَرْضَوْنَهَا أَحَبَّ إِلَيْكُمْ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَجِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ فَتَرَبَّصُوا حَتَّى يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ (توبہ ۲۴) (اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم) آپ (ﷺ) فرما دیں اگر تمہارے ماں باپ تمہارے بیٹے تمہارے بھائی اور تمہاری عورتیں اور تمہارا کنبہ اور تمہاری کمائی کا مال اور وہ سودا جس کے نقصان کا تمہیں ڈر ہے اور تمہارے پسند کا مکان یہ چیزیں اللہ (ﷻ) اور اس کے رسول رؤف ورحیم (ﷺ) اور اللہ (ﷻ) کی راہ میں لڑنے سے زیادہ پیاری ہوں تو راستہ دیکھو یہاں تک کہ اللہ (ﷻ) اپنا حکم لائے۔ (یعنی عذاب نازل ہو)

اور رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ۔ "تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اپنے والدین اولاد اور تمام لوگوں سے بڑھ کر میرے ساتھ محبت نہ رکھے"

قرآن مجید ہمیں اعمال صالحہ کی تعلیم و تربیت فرماتا ہے۔ چونکہ قرآن مجید سراسر ہدایت اور رحمت ہے اس لئے جو لوگ اللہ ﷻ سے ڈرتے ہیں تو اللہ ﷻ انہیں ہدایت عطا فرما دیتا ہے اور تعلیم فرماتا ہے کہ اللہ ﷻ کی بارگاہ میں عرض کرو اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ○ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ (الفاتحہ ۵-۶) "اے ہمارے اللہ ﷻ ہمیں سیدھی راہ چلا ان لوگوں کی راہ جن پر تیرا انعام ہوا۔"

انعام کن پر ہوا ہے؟ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ ۚ وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا ○ (النساء ۶۹) "اللہ ﷻ نے انبیاء (علیہم السلام) صدیقین شہداء اور صالحین پر انعام فرمایا ہے"

یہ بڑی اچھی باتیں ہیں۔ جب ہم لوگ قرآن مجید کی بتائی ہوئی تعلیم کے مطابق تربیت حاصل کریں گے تو ہم دنیا اور آخرت دونوں جہانوں میں کامیابی حاصل کر سکیں گے۔

رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ نے قرآن مجید کی تعلیمات و علم ہدایت کا چند الفاظ میں ذکر فرما کر سمندر کو کوزے میں بند فرما دیا ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا نَزَلَ الْقُرْآنُ عَلَى خَمْسَةِ أَوْجُهٍ حَلَالٍ وَحَرَامٍ وَمُحْكَمٍ وَمُتَشَابِهٍ وَأَمْثَالٍ فَأَحِلُّوا الْحَلَالَ وَحَرِّمُوا الْحَرَامَ وَاعْمَلُوا بِالْمُحْكَمِ وَآمِنُوا بِالْمُتَشَابِهِ وَاعْتَبِرُوا بِالْأَمْثَالِ [۲]

قرآن مجید پانچ قسموں پر اترا ہے اس میں حلال اور حرام محکم کا، متشابہ کا بیان ہے متشابہ اور مثالوں کا بیان۔ آپ ﷺ نے فرمایا حلال کو اختیار کرو حرام کو حرام جانو اور حرام کو چھوڑ دو محکم احکام پر عمل کرو متشابہ پر ایمان رکھو اور پہلی قوموں کی مثالوں سے عبرت حاصل کرو۔ جب ہم قرآن مجید کی تعلیم کے مطابق (۱) حلال کو اختیار کریں گے (۲) حرام سے بچیں گے (۳) احکام پر عمل کریں گے (۴) متشابہ پر ایمان رکھیں اور (۵) پہلی قوموں کی مثالوں سے عبرت حاصل کریں تو دین و دنیا میں کامیاب و کامران ہوں گے

قرآن مجید گذشتہ اور آئندہ علوم کا خزانہ ہے جو انسانوں کی ہدایت، رہنمائی اور تربیت کے لئے نازل ہوا ہے عزت و کامیابی قرآن مجید پر ایمان رکھنے اور عمل کرنے اور تلاوت کرنے سے ہے

وہ معزز تھے زمانے میں مسلماں ہو کر
ہم خوار ہوئے تارک قرآں ہو کر

بارگاہ رب العالمین میں دعا ہے ہم لوگ قرآن مجید سے محبت کریں اس کی بتائی ہوئی تعلیمات پر عمل کریں اور دین و دنیا میں کامیاب ہوں۔ آمین!

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین
والصلوۃ والسلام علی رسولہ الکریم وعلی آلہ
واصحابہ اجمعین

[۱] بخاری جلد اول ص ۶ ، [۲] مرآۃ جلد اول ص ۱۶ ، مشکوۃ ص ۳۵

"مسجدِ ضرار" مفسرین کی نظر میں

از قلم منیر احمد یوسفی، ایم اے

وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَكُفْرًا وَتَفْرِيقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ وَإِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ مِن قَبْلُ ۚ وَلَيَحْلِفُنَّ إِنْ أَرَدْنَا إِلَّا الْحُسْنَىٰ ۖ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ۝ (التوبہ)

"وہ جنہوں نے نقصان پہنچانے کیلئے مسجد بنائی اور کفر کے سبب اور مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنے کیلئے اور اس کے انتظار میں جو پہلے سے اللہ (ﷻ) اور اس کے رسول (ﷺ) کا مخالف ہے اور وہ ضرور قسمیں کھائیں گے ہم نے تو بھلائی چاہی اور اللہ (ﷻ) گواہ ہے کہ وہ بے شک جھوٹے ہیں۔"

"اس میں منافقین کی ایک اور بہت قبیح حرکت کا بیان ہے کہ انہوں نے ایک مسجد بنائی اور نبی ﷺ کو یہ باور کرایا کہ بارش اور سردی اور اس قسم کے مواقع پر بیماروں اور کمزوروں کو زیادہ دور جانے میں دقت پیش آتی ہے اس کی سہولت کیلئے ہم نے یہ مسجد بنائی ہے آپ وہاں چل کر نماز پڑھیں تاکہ ہمیں برکت حاصل ہو۔ آپ ﷺ اس وقت تبوک کے لئے پابہ رکاب تھے آپ نے واپسی پر نماز پڑھنے کا وعدہ فرمایا۔ لیکن واپسی پر وحی کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے منافقین کے اصل مقاصد کو بے نقاب کر دیا۔ اس سے وہ مسلمانوں کو نقصان پہنچانا، کفر پھیلانا، مسلمانوں کے درمیان تفرقہ پیدا کرنا اور اللہ اور رسول اللہ ﷺ کے دشمنوں کے لئے کمین گاہ مہیا کرنا چاہتے تھے۔ جھوٹی قسمیں کھا کر وہ نبی ﷺ کو فریب دینا چاہتے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان کے فریب سے بچا لیا اور فرمایا ان کی نیت صحیح نہیں اور جو کچھ ظاہر کر رہے ہیں اس میں جھوٹے ہیں۔ (اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو فرمایا) آپ ﷺ نے وہاں جا کر نماز پڑھنے کا وعدہ فرمایا ہے اس کے مطابق آپ ﷺ وہاں جا کر نماز نہ پڑھیں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے صرف یہی نہیں کہ وہاں نماز نہیں پڑھی بلکہ چند ساتھیوں کو بھیج کر وہ مسجد ڈھا دی اور اسے ختم کر دیا۔ اس سے علماء نے استدلال کیا ہے کہ جو مسجد اللہ کی عبادت کی بجائے مسلمانوں کے درمیان تفرقہ پیدا کرنے کی غرض سے بنائی جائے وہ مسجد ضرار ہے اس کو ڈھا دیا جائے تاکہ مسلمانوں میں تفرقہ اور انتشار پیدا نہ ہو۔" (تفسیر احسن البیان ص ۵۰۴، ۵۰۵ چھاپ سعودی عرب)

علمائے سعودی عرب کا فیصلہ

جو مسجد اللہ کی عبادت کی بجائے مسلمانوں کے درمیان تفرقہ پیدا کرنے کی غرض سے بنائی جائے وہ مسجد ضرار ہے اس کو ڈھا دیا جائے تاکہ مسلمانوں میں تفرقہ اور انتشار پیدا نہ ہو۔" (تفسیر احسن البیان ص ۵۰۴، ۵۰۵ چھاپ سعودی عرب)

تفہیم القرآن میں مودودی صاحب لکھتے ہیں

نبی ﷺ کے مدینے تشریف لانے سے پہلے قبیلہ خزرج میں ایک شخص "ابو عامر" نامی تھا جو زمانہ جاہلیت میں عیسائی راہب بن گیا تھا۔ ... حضور کی تشریف آوری کے بعد وہ نعمت ایمان ہی سے محروم نہ رہا بلکہ آپ کا حریف اور آپ اور آپ کے کام کی مخالفت پر کمربستہ ہوگیا۔ ... آخر کار جب وہ ہر کوشش میں ناکام ہو گیا تو روم چلا گیا۔ ... ابو عامر کی سرگرمیوں میں مدینے کے منافقین کا ایک گروہ اس کے ساتھ شریک سازش تھا۔ جب وہ روم روانہ ہونے لگا تو اس کے اور منافقوں کے درمیان یہ قرارداد ہوئی کہ مدینہ میں ہم لوگ اپنی ایک الگ مسجد بنا لیں گے تاکہ عام مسلمانوں سے بچ کر منافق مسلمانوں کی علیحدہ جتھہ بندی اس طرح کی جا سکے کہ اس پر مذہب کا پردہ پڑا رہے اور اس پر آسانی سے کوئی شبہ نہ کیا جا سکے اور وہاں نہ صرف منافقین منظم ہو سکیں اور آئندہ کی کارروائیوں کے لئے مشورے کر سکیں بلکہ "ابو عامر" کے پاس سے جو ایجنٹ خبریں اور ہدایات لے کر آئیں وہ بھی غیر مشتبہ فقیروں اور مسافروں کی حیثیت سے اس مسجد میں ٹھہر سکیں۔ یہ تھی وہ ناپاک

شامل ہیں جس کے تحت وہ مسجد (مسجد ضرار) تیار کی گئی جس کا اس آیت میں ذکر کیا گیا ہے

تیسری مسجد بنانے کی کوئی ضرورت نہ تھی

مدینہ میں اس وقت دو مسجدیں تھیں ایک مسجد قبا جو شہر کے مضافات میں تھی۔ دوسری مسجد نبوی جو شہر کے اندر تھی۔ ان دو مسجدوں کی موجودگی میں ایک تیسری مسجد کی ضرورت نہ تھی اور ایسی احمقانہ مذہبیت کا زمانہ بھی نہ تھا کہ مسجد کے نام سے ایک عمارت بنا دینا بجائے خود کار ثواب ہو قطع نظر اس سے کہ اس کی ضرورت ہو یا نہ ہو بلکہ اس کے برعکس ایک نئی مسجد بنانے کے معنی یہ تھے کہ مسلمانوں کی جماعت میں خواہ مخواہ تفریق رونما ہو جسے ایک صالح اسلامی نظام کسی طرح گوارا نہیں کر سکتا۔ اس لئے یہ لوگ مجبور ہوئے کہ اپنی علیحدہ مسجد بنانے سے پہلے اس کی ضرورت ثابت کریں۔ چنانچہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کے سامنے اس تعمیر کیلئے یہ ضرورت پیش کی کہ بارش میں اور سردی کی راتوں میں عام لوگوں کو اور خصوصاً ضعیفوں اور معذوروں کو جو مسجد نبوی سے دور رہتے ہیں پانچوں وقت حاضری دینا مشکل ہوتی ہے لہٰذا ہم محض نمازیوں کی آسانی کے لئے یہ نئی مسجد تعمیر کرنا چاہتے ہیں۔

یہ پاکیزہ ارادوں کی نمائش کر کے جب یہ مسجد ضرار تیار ہوئی تو یہ اشرار نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ سے درخواست کی کہ آپ ﷺ ایک مرتبہ خود نماز پڑھا کر اس مسجد کا افتتاح فرمائیں۔ مگر آپ ﷺ نے یہ کہہ کر ٹال دیا کہ اس وقت میں جنگ کی تیاری میں مشغول ہوں اور ایک بڑی مہم درپیش ہے اس مہم سے واپس آ کر دیکھوں گا۔ اس کے بعد آپ ﷺ تبوک کی طرف روانہ ہو گئے اور آپ ﷺ کے پیچھے یہ لوگ اس مسجد میں اپنی جتھہ بندی اور سازشیں کرتے رہے حتیٰ کہ انہوں نے یہاں تک طے کر لیا کہ ادھر رومیوں کے ہاتھوں مسلمانوں کا قلع قمع ہو اور ادھر یہ فوراً ہی عبداللہ بن ابی کے سر پر تاج شاہی رکھ دیں۔ لیکن تبوک میں جو معاملہ پیش آیا اس سے ان کی ساری امیدوں پر پانی پھر گیا۔ واپسی پر جب نبی کریم ﷺ مدینے کے قریب ذی اوان نامی مقام پر پہنچے تو یہ آیات (سورۃ توبہ کی آیت مبارک نمبر ۱۰۷ اور ۱۰۸) نازل ہوئیں اور آپ ﷺ نے اسی وقت چند آدمیوں کو مدینے کی طرف بھیج دیا تاکہ آپ ﷺ کے شہر میں داخل ہونے سے پہلے وہ اس "مسجد ضرار" کو مسمار کر دیں۔ (تفہیم القرآن جلد دوم ص ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳)

اشرار

مودودی صاحب لکھتے ہیں مسجد ضرار بنانے والے لوگ اشرار ہیں۔ ایک مسجد کے ہوتے ہوئے دوسری مسجد کی ضرورت نہیں۔ مسجد ضرار کے نام سے ایک عمارت بنا دینا بجائے خود کار ثواب ہو قطع نظر اس سے کہ اس کی ضرورت ہو یا نہ ہو بلکہ اس کے برعکس ایک نئی مسجد کے معنی یہ تھے کہ مسلمانوں کی جماعت میں خواہ مخواہ تفریق رونما ہو جسے ایک صالح اسلامی نظام کسی طرح گوارا نہیں کر سکتا

تفسیر جواہر القرآن میں ہے

یہاں ان منافقین کا ذکر ہے جنہوں نے مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کی غرض، کفر کو تقویت دینے، مسلمانوں میں تفریق ڈالنے اور دشمنان اسلام کو پناہ دینے کی خاطر مسجد کے نام سے ایک عمارت بنائی۔

لمن حارب اللہ ۔ جنگ حنین میں مشرکین کو شکست ہوئی تو ان کا ایک سرغنہ ابو عامر شام کی طرف بھاگ گیا اور منافقین مدینہ کو کہا کہ وہ مسلمانوں کے خلاف قیصر روم سے فوجی امداد حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اس لئے تم مسجد کے نام پر ایک عمارت بنا لو تاکہ اس میں بیٹھ کر اطمینان سے اسلام کے خلاف خفیہ منصوبہ بندی کر سکو۔ نیز اس کی طرف سے جو قاصد آیا کرے اور اسی عمارت میں ٹھہر سکے۔ چنانچہ انہوں نے ابو عامر کے ایماء پر مسجد بنائی اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اس میں نماز پڑھنے کی درخواست کی تاکہ آپ ﷺ کی تشریف آوری سے ان کے نفاق پر

پردہ پڑ سکے۔ اس وقت آپ ﷺ غزوہ تبوک کیلئے جا رہے تھے۔ اس لئے آپ ﷺ نے واپسی پر ان کی مسجد میں نماز پڑھنے کا وعدہ فرمالیا۔ واپسی پر آپ کو وعدہ یاد آیا تو اللہ تعالیٰ نے جبریل کو آپ ﷺ کو اصل حقیقت حال سے مطلع کرتے ہوئے اس مسجد میں جانے سے روک دیا"

فرمایا: لَا تَقُمْ فِيْهِ یعنی یہ مسجد خانہ خدا نہیں ہے اس میں آپ نماز نہ پڑھیں بلکہ اسے مسمار کر دیں کیونکہ اس کی بنیاد خدا اور رسول اور اسلام کی مخالفت پر رکھی گئی ہے۔

غلام اللہ صاحب لکھتے ہیں:

یہ مسجد خانہ خدا نہیں ہے اس میں آپ نماز نہ پڑھیں بلکہ اسے مسمار کر دیں کیونکہ اس کی بنیاد خدا اور رسول اور اسلام کی مخالفت پر رکھی گئی ہے۔ (جواہر القرآن از افادات حسین علی واں بھچروی صاحب ترتیب غلام اللہ خاں صاحب)

تفسیر نعیمی میں ہے

شان نزول

زمانہ جاہلیت میں مدینہ منورہ میں ایک شخص تھا ابو عامر راہب جو عیسائی ہو گیا تھا اور توریت و انجیل کا عالم بن گیا تھا۔ لوگوں میں اس کی بڑی عزت تھی۔ حضرت حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کا لقب "غسیل ملائکہ" ہے اسی مردود کے فرزند ہیں۔ جب اسلام کا آفتاب مدینہ منورہ میں چمکا۔ تمام لوگ حضور انور ﷺ کے قدموں میں گرنے لگے تو ابو عامر راہب کی عزت نہ رہی یہ اس پر جل گیا حضور انور ﷺ کی خدمت میں آ کر عرض کی آپ ﷺ کونسا دین لائے ہیں؟ فرمایا حنیف ملت ابراہیم علیہ السلام۔ وہ بولا میں تو اس پر ہوں آپ ﷺ نے تو اپنی طرف سے یہ دین گھڑا ہے۔ فرمایا کہ ہمارا اسلام ہی ملت ابراہیمی ہے۔ پھر دعا کی کہ مولیٰ ہم میں سے جو جھوٹا ہو اسے سفر اور پریشانی کی موت عطا فرما۔ حضور انور ﷺ نے فرمایا آمین! پھر غزوہ احد میں حضور انور ﷺ سے عرض کی کہ جو قوم آپ ﷺ سے جنگ کرے گی میں اس کے ساتھ آپ ﷺ کے مقابل ہوں گا۔ جب غزوہ حنین میں حضور انور ﷺ کے مقابلے سے لوگ ہوازن بھاگے تو یہ بھی بھاگ کر شام پہنچا اور منافقین مدینہ منورہ کو پیغام بھیجا کہ تم میرے لئے ایک مسجد اپنے محلہ میں بناؤ جو بظاہر مسجد حقیقت میں میری قیام گاہ اور حضور انور ﷺ کے خلاف سازش گاہ ہو۔ وہاں حضور انور ﷺ کے مقابلہ کیلئے اسلحہ اور جنگی سامان جمع کرو میں قیصر روم سے لشکر لے کر مدینہ پر چڑھائی کروں گا۔ اس وقت تم میری مدد کرنا۔ چنانچہ ان منافقین نے مسجد قبا شریف سے قریب ایک مسجد بنائی۔ جب حضور انور ﷺ تبوک تشریف لے جا رہے تھے تو منافقین حضور انور ﷺ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! ہم نے بوڑھوں، کمزوروں اور بیماروں کے لئے جو مسجد قبا میں نہ پہنچ سکیں یہ مسجد بنائی ہے۔ بارش اور سردی کی راتوں میں ہم بھی اس مسجد میں باجماعت نماز پڑھ لیا کریں گے۔ حضور انور ﷺ ایک نماز یہاں پڑھ دیں اور دعائے خیر کر دیں۔ حضور انور ﷺ نے فرمایا کہ ابھی تو ہم تبوک کی طرف پا بہ رکاب ہیں، ہاں اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ہم وہاں نماز پڑھیں گے۔ یہ فرما کر حضور ﷺ تبوک چلے گئے۔ واپسی پر جب سرکار کائنات ﷺ مقام ذی اوان پہنچے جو مدینہ منورہ سے قریب ہے تو یہ منافقین پھر حاضر خدمت ہوئے اور وہی درخواست کی تب اس جگہ یہ آیات کریمہ نازل ہوئیں۔ حضور انور ﷺ نے ان پر حضرت وحشی (قاتل حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ) حضرت مالک بن دخشم حضرت معن ابن عدی اور حضرت عامر ابن سکن رضی اللہ عنہم کو حکم دیا کہ تم لوگ فوراً اس مسجد کو آگ لگا کر ختم کر دو اور اس کی جگہ کوڑا ڈالنے کی جگہ بنا دو (جہاں کوڑا کچرا ڈالا جایا کرے)۔ چنانچہ حضرات وہاں گئے اور آگ لگا دی اور ڈھیر بنا دیا۔ مسجد ضرار کی "مجمع ابن جاریہ" نے بھول سے امامت کی پھر فاروقی عہد فاروقی میں بہت مسجدیں بنائی گئیں مگر حکم دیا کہ اس محلہ کی مسجد

... مجمع [illegible] نکل دیا گیا تھا کیونکہ انہوں نے اس مسجد میں [illegible] کی تھی [illegible] سے [illegible] علاوہ بری تھے [illegible] کی جرأت کی ہے [illegible] تفسیر [illegible] جمال [illegible] روح المعانی [illegible] وغیرہ) [illegible] عامر [illegible] ملک شام میں [illegible] میں شہروں تک جا کر ہوا۔ یہاں تفسیر [illegible] حضور ﷺ نے [illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ [illegible] سے وہاں گھر بنا کر رہنا [illegible] کی صورت [illegible] سے [illegible] (روح المعانی)

تفسیر

وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مَسْجِدًا [illegible] پہلے پوشیدہ [illegible] سے پہلے [illegible] منافق میں سے [illegible] الَّذِينَ سے مراد وہ بارہ منافقین ہیں [illegible] مسجد ضرار بنائی اور پھر حضور انور ﷺ [illegible] خدمت میں [illegible] بن حاطب [illegible] ابن عمر [illegible] کے [illegible] بن [illegible] بن قشیر [illegible] ابو حبیبہ ابن [illegible] بن [illegible] مجمع [illegible] صفی (خازن [illegible] معانی [illegible] میں سے [illegible] حالد [illegible] بے گھر [illegible] یہ ہے [illegible] مسجد [illegible] اتخاذ سے معنی [illegible] بنانا مسجد [illegible] مسجد ضرار [illegible] ہے گرچہ وہ جگہ ان بدنصیبوں نے اسلام کے [illegible] ضرر [illegible] مسجد کی شکل [illegible] تھی اور مسجد کا نام رکھا [illegible] اسے مسجد [illegible] بھی [illegible] سکتے [illegible] ان کو سے یہ مسجد چار مقصدوں کے لئے بنائی تھی (۱) [illegible] [illegible] معنی [illegible] اتخذوا کا [illegible] ہے [illegible] مراد [illegible] بمعنی ضرر سے [illegible] نقصان [illegible] بھی [illegible] مسجد قبا [illegible] نقصان پہنچے کیونکہ وہاں نمازی کم ہو جائیں۔ ان میں کچھ یہاں جمع کریں [illegible] میں مسلمانوں میں اتحاد [illegible] کو

نقصان پہنچانے کے لئے [illegible] یہاں اسلام سے خلاف سازشیں کی جایا کریں۔ دوسری توجیہ قوی ہے کیونکہ مسجد قبا شریف کو نقصان [illegible] کا [illegible] آگے آرہا ہے (۲) وَكُفْرًا یہ معطوف ہے ضرار پر اور اتَّخَذُوا کا مفعول۔ کفر سے مراد ہے اس مسجد میں جمع ہو کر [illegible] حضور انور ﷺ اور اسلام کے خلاف [illegible] عام لوگوں میں شبہات پیدا کریں۔ وہ لوگ تو کافر پہلے ہی تھے (۳) وَتَفْرِيقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ یہ عبارت معطوف ہے کفر پر تفریق بنا ہے فرق سے بمعنی جدائی۔ الْمُؤْمِنِينَ سے مراد مسجد قبا شریف کے [illegible] کہ [illegible] ایک مسجد میں نماز پڑھتے تھے [illegible] نماز کے [illegible] یہاں سب کی آپس میں ملاقات ہوتی رہتی تھی سب متفق و متحد تھے ان بدنصیبوں نے چاہا کہ یہ لوگ بٹ جائیں۔ ان کا شیرازہ بکھر جائے [illegible] یہاں کے نمازیوں [illegible] جنت [illegible] اسلام سے پھیر دیا جائے (۴) وَإِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ مِن قَبْلُ یہ عبارت معطوف ہے تَفْرِيقًا پر [illegible] اتَّخَذُوا کا مفعول لہ ہے جس میں ضرار بنانے کی چوتھی وجہ بیان ہوئی۔ ارصاد سے معنی عداوت کے لئے کسی کا انتظار کرنا بھی ہیں اور کسی کے خلاف تیاری کرنا بھی۔ رب فرماتا ہے وَإِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ (تفسیر خازن، معانی وغیرہ) جس کا ترجمہ اردو میں ہے گھات لگانا [illegible] سے مراد وہی ابو عامر راہب ہے جس کے لئے یہ سازش تیاری کی گئی تھی اللہ رسول سے جنگ کرنے سے مراد گزشتہ جنگوں میں حضور انور ﷺ کے دشمنوں کے ساتھ مل کر حضور ﷺ کے مقابل آنا۔ قبل سے مراد ہے مسجد ضرار کی تعمیر سے پہلے یعنی اس مسجد کی تعمیر کا چوتھا مقصد یہ ہے کہ وہ ابو عامر جو اس سے پہلے ہمیشہ حضور ﷺ کے مقابل آتا رہا ہے [illegible] کے لئے گھات [illegible] بنانا [illegible] مدینہ منورہ [illegible] یہاں ٹھہرے اور حضور ﷺ کے مقابل ان سے مشورے کیا کرے اس مسجد ضرار کی تعمیر کے مقاصد تو یہ ہیں [illegible] ان کے جھوٹوں کا حال ہے وَلَيَحْلِفُنَّ إِنْ أَرَدْنَا إِلَّا الْحُسْنَىٰ ظاہر یہ ہے کہ یہ عبارت معطوف ہے اتَّخَذُوا

(باقی صفحہ نمبر ۴۳ کالم نمبر ۲ پر ملاحظہ فرمائیں)

فتاویٰ از فتاویٰ رضویہ شریف

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ امامت کا مصلیٰ اگر در میں ڈالا جائے تو کیوں ہے اور میں ڈالا جائے اگر باکیں در میں ڈال دیا جائے تو جائز ہے یا نہیں؟

جواب سنت یہ ہے کہ امام مسجد کے وسط میں کھڑا ہو اگر مسجد کا اندرونی حصہ چھوٹا ہے اور باہر کا حصہ شمال یا جنوب کی طرف زیادہ وسیع ہے تو جب اندر نماز پڑھائیں تو اس حصہ کے وسط میں امام کھڑا ہو اور جب باہر پڑھائیں تو اس حصہ کے درمیان میں جو وہ کسی دروازہ کے مقابل ہو یا سب دروازوں سے باہر ہو جا سکے۔

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ مرد کو چاندی کی انگوٹھی پہننا کیسا ہے؟ اور بے ضرورت مہر اس کا کیا حکم ہے؟

جواب مہر کے لئے چاندی کی انگوٹھی ایک مثقال یعنی ساڑھے چار ماشے سے کم کی جسے مہر کی ضرورت ہوتی ہو تو بے شبہ مسنون ہے اور سونے کی اور ایک مثقال سے زیادہ چاندی کی انگوٹھی حرام ہے۔ ایک سے زیادہ نگ ہونا کہ یہ صورت عورتوں کے ساتھ مخصوص ہے منع ہے۔

مسئلہ کسی درخت کو پاخانہ وغیرہ کا ناپاک پانی دیا گیا ہو اس کا میوہ کھانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب بلا کراہت جائز ہے۔

مسئلہ راگ یا مزامیر کرنا یا سننا گناہ کبیرہ ہے یا صغیرہ اس کا مرتکب فاسق ہے یا نہیں؟

جواب مزامیر یعنی آلات لہو و لعب بلاشبہ حرام ہیں۔ جن کی حرمت اولیاء و علماء دونوں فریق مقتداء کے کلمات عالیہ میں مصرح ان کے سننے سنانے کے گناہ ہونے میں شک نہیں کہ بعد اصرار کبیرہ ہے۔

حضرات عالیہ سادات بہشت کبیر کے سلسلہ عالیہ چشت رضی اللہ عنہم کی طرف اس کی نسبت محض باطل و افتراء ہے۔ حضرت سیدی فخر الدین زرادی قدس سرہ العزیز کہ حضور سیدنا محبوب الٰہی سلطان الاولیاء نظام الحق والدنیا والدین محمد احمد رضی اللہ عنہ کے اجلہ خلفاء سے ہیں جنہوں نے خاص عہد کرامت حضور ممدوح بلکہ خود بحکم حضور والا مسئلہ سماع میں رسالہ "کشف القناع عن اصول السماع" تالیف فرمایا ہے۔ اپنے اس رسالہ میں فرماتے ہیں سمع بعض المغلوبین السماع مع المزامیر فی غلبات الشوق واما لاسماع المشعر عن کمال صنعۃ اللہ تعالیٰ یعنی بعض مغلوب الحال لوگوں نے اپنے غلبہ حال و شوق میں سماع مع مزامیر سنا اور ہمارے پیران طریقت رضی اللہ عنہم کا سننا اس تہمت سے بری ہے۔ وہ تو صرف قوال کی آواز ہے ان اشعار کے ساتھ جو کمال صنعت الٰہی جل وعلا سے خبر دیتے ہیں۔ انتہی بلکہ خود ممدوح رضی اللہ عنہ نے اپنے ملفوظات شریفہ "فوائد الفواد" وغیرہ میں جابجا مزامیر کی حرمت کی وضاحت فرمائی ہے بلکہ حضور نے صرف تالی کو بھی پسند نہ فرماتے کہ باطل مدعی لوگوں کو استناد ہے "فوائد الفواد" میں صاف تصریح فرمائی کہ مزامیر حرام ہیں۔

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ وقت سے ہم پاس حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے انگوٹھے چومنے ضروری ہیں یا نہیں تو کس کس موقع اور کون کون کل ہے بینوا توجروا۔

جواب ضروری بمعنی فرض یا واجب یا سنت مؤکدہ تو اصلاً نہیں ہاں اس میں علمائے فقہ نے مستحب رکھا ہے اور اس خاص موقع پر کچھ احادیث بھی وارد ہیں جو اس جگہ قابل تمسک ہیں، جیسا کہ رسالہ منیر العین فی حکم تقبیل الابہامین میں لکھی ہیں، مگر نماز میں یا خطبہ میں یا قرآن مجید پڑھتے وقت تو چاہئے نماز میں اس کی

کہ جب وعظ ہو یا خطبہ ہو یا قرآن مجید پڑھتے وقت ہمہ تن گوش ہو کر ان حرکات و سکنات سے باز رہنا چاہئے۔

سوال: اس بارے میں شرع شریف میں کیا حکم ہے کہ مدینہ منورہ کو (یثرب) لکھنا کہنا جائز ہے یا نہیں، اور جو شخص یہ لفظ کہے اس کی نسبت کیا حکم ہے؟

جواب: مدینہ طیبہ کو یثرب کہنا ناجائز و ممنوع ہے اور گناہ ہے کہنے والا گنہگار ہے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: من سمّی المدینۃ یثرب فلیستغفر اللہ ھی طابۃ ھی طابۃ۔ جو مدینہ (منورہ) کو یثرب کہے اس پر توبہ واجب ہے مدینہ طابہ ہے مدینہ طابہ ہے۔ اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ مدینہ طیبہ کا نام یثرب رکھنا حرام ہے کہ یثرب کہنے سے استغفار کا حکم ہے اور استغفار گناہ ہی سے ہوتی ہے۔ قرآن مجید میں لفظ یثرب آیا ہے وہ رب العزت نے منافقین کا قول نقل فرمایا ہے: وَإِذْ قَالَتْ طَّائِفَةٌ مِّنْهُمْ يَا أَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ۔ یثرب کا لفظ فساد و ملامت سے خبر دیتا ہے وہ ناپاک اسی طرف اشارہ کر کے یثرب کہتے اللہ (تبارک و تعالیٰ) نے ان پر رد کے لیے مدینہ طیبہ کا نام طابہ رکھا۔

سوال: زید شراب پیتا ہے، زید نے چھوڑ بھی دیا مگر پھر بھی پینے لگا تھوڑے عرصہ میں توبہ کی اور واقعی شراب چھوڑ دی مگر زید پینا رہا، کیا زید کے مواخذے میں تھوڑا بھی پڑ جائے گا تو توبہ کے بچنے کی کوئی صورت ہے؟

جواب: اگر توبہ اللہ عزوجل سے وہ نفیس شے عطا ہے ہر گناہ سے دور ہونے والی، وہ دل ہے کہ کوئی گناہ ایسا نہیں کہ سچی توبہ کے بعد باقی رہے یہاں تک کہ شرک و کفر۔ سچی توبہ کے یہ معنی ہیں کہ گناہ پر نادم و پشیمان ہو کر فوراً چھوڑ دے اور آئندہ کبھی اس گناہ کے پاس نہ جانے کا سچے دل سے پورا عزم کرے جو چارہ کار اس کی تلافی کا اس کے ہاتھ میں ہو بجا لائے مثلاً نماز روزہ کے ترک یا غصب سرقہ رشوت ربا سے توبہ کی تو صرف آئندہ کے لیے ان جرائم کو چھوڑ دینا ہی کافی نہیں بلکہ اس کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ جو نماز روزے ناغہ کیے ان کی قضا کرے۔ جو جو مال جس جس سے چھینا چرایا رشوت سود میں لیا انہیں اور وہ نہ رہے ہوں تو ان کے وارثوں کو واپس کرے یا معاف کرائے، پتہ نہ چلے تو اتنا مال تصدق کر دے اور دل میں یہ نیت رکھے کہ وہ لوگ جب ملیں گے اگر اس تصدق پر راضی نہ ہوئے تو انہیں اتنا اپنے پاس سے دے دوں گا۔

(۲) تنہا پردہ گناہ ہے خود پیتا اور جھوٹ کو عیب دیتا۔ جس طرح جو پیتے سے تائب ہوا اس ہر عیب سے بھی توبہ کرے تمام پشیمان ہو۔ اپنے رب تبارک و تعالیٰ سے عہد کرے کہ الٰہی تیرے حضور دیکھ کر تیری طرف رجوع کی اب کسی کو اس کی ترغیب نہیں دے گا اور جس کو جس طرح گناہ کی رغبت دی تھی اب توبہ کی رغبت دے۔ جہاں تک اپنے قابو میں ہو اسے لطف و نرمی اور شدت و گرمی سے سمجھائے۔ اگر مانے تو بہتر ورنہ بری الذمہ ہوا۔ لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: ایک عورت کا خاوند مر گیا اور اس عورت نے دوسری شادی کر لی تو وہ عورت جنت میں کون سے خاوند کے پاس ہوگی۔

جواب: عورت اپنے دوسرے شوہر کے ساتھ ہوگی۔

سوال: ایک شخص سود و رشوت وغیرہ حرام کھاتا ہے اور تجارت وغیرہ حلال پیشہ بھی رکھتا ہے یعنی مال مخلوط حرام و حلال شے ہے اور وہ امتیاز نہیں کرتا، اس کے مکان پر کھانا کھانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جائز ہے یعنی جب وہ کھلائے گا تو وہ شے حرام متعین نہ ہو جب تک معلوم نہ ہو کہ یہ شے جو میرے سامنے آئی ہے بعینہ حرام

۱؎ جلد ۲ ص ۵۶ ۲؎ مسند احمد جلد ۴ ص ۲۸۵ ، مجمع الزوائد جلد ۳ ص ۳۰۰ ، [illegible] ۳؎ جلد ۲ ص ۱۷۱ ۴؎ جلد ۲۱ ص ۹۷ ۵؎ جلد ۲۱ ص ۹۷
۶؎ جلد ۲۱ ص ۱۰۵

ہے۔ مگر احتراز اولیٰ ہے خصوصاً جبکہ غالب حرام ہو۔ یہ شخص سود اور رشوت لینے کے باعث نہ صرف فاسق بلکہ عباد اللہ پر ظالم ہے۔ ایسے فساق سے اظہار بغض و نفرت پر سلف کا اجماع ہے۔ اُس کے ہاں کھانے سے احتراز چاہیے اور اُس کے ساتھ کھانے سے بچنا چاہیے۔ [۱۲]

مسئلہ: اگر کوئی شخص غیر منکوحہ عورت بالغہ سے خدمت لے اور کوئی شے اِس لحاظ سے اُسے ملے اور کہے میں دل خوش کروں اور پاؤں دباؤں اُس سے باتیں کروں اور ایک ہی مکان میں رہتا اور عورت مذکورہ غیر محرم ہو تو یہ سب جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جو عورت حد شہوت کو نہ پہنچے یعنی ہنوز نو برس سے کم عمر کی ہے یا حد فتنہ سے نکل گئی ہے یعنی ضعیفہ بڑھیا بدخو عورت کریہ منظر ہے اُس سے جائز خدمت یعنی اگرچہ خلوت میں بھی ہو حرام نہیں اور جو عورت اجنبیہ ان دونوں صورتوں سے جدا ہے۔ وہ محل اندیشہ فتنہ ہے اُس سے خلوت حرام ہے اور اگر بلا خلوت روٹی پکانے کے کام پر ہے تو مضائقہ نہیں۔ باقی رہا دبانا، دبوانا، اُس سے تنہائی میں باتیں کر کے نفس خوش کرنا یہ صریح حرام اور شیطانی کام ہے۔ [۱۳]

مسئلہ: نومولود از شکم مادر مردہ شود (یعنی پیدا شدہ بچہ ماں کے پیٹ سے مردہ نکلے) تو کس طرح دفن کیا جائے آیا کہ نال کٹوا کر دفن کریں یا کہ نال کاٹے بغیر دفن کریں؟

جواب: اُس کا نال کاٹنے کی حاجت نہیں کہ ایذائے بے سبب ہے۔

مسئلہ: کیا آتشبازی بنانا اور چھوڑنا حرام ہے یا نہیں؟

جواب: یہ ممنوع و گناہ ہے بقولہ تعالیٰ **وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا ۝** مگر جو صورت خاص لہو و لعب اور تبذیر و اسراف سے خالی ہو جیسے اعلان ہلال یا جنگل میں شہر میں موذی جانوروں کو بھگانے کے لئے یا کھیت یا میوے کے درختوں سے جانوروں کو بھگانے دوڑانے کے لئے ناڑیاں بنانے تو تومڑیاں چھوڑنا۔ [۱۴]

(صفحہ نمبر ۳۱ کا بقیہ)

مَسْجِدًا نخ پر اور واؤ عاطفہ ہے اور ہو سکتا ہے کہ یہ جملہ نیا ہو اور واؤ ابتدائیہ قسم کا فاعل وہی منافقین، مسجد ضرار بنانے والے، **حسنیٰ** سے مراد اچھی بات یعنی کمزوروں بیماروں بوڑھوں کے لئے نماز میں سہولت پیدا کرنا اور اندھیری اور بارش والی راتوں میں نمازیوں پر آسانی کرنا یعنی اگر حضور انور ﷺ یا صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ان سے پوچھیں کہ تم نے مسجد کیوں بنائی؟ تو قسمیں کھا کھا کر کہیں گے کہ ہمارا ارادہ اچھائی کا ہے کہ اس سے نمازیوں کو آسانی مہیا کی جاوے یہاں اللہ تبارک و تعالیٰ کا ذکر نمازیں اور اذان ہوا کرے یہ ہے ان کی تقیہ بازی **وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ** یہ فرمان عالی اُن کی بکواس کی تردید کے لئے ہے یعنی اللہ تبارک و تعالیٰ گواہ ہے کہ وہ اس بکواس میں نرے جھوٹے ہیں۔ ان کے وہ ہی چار ارادے ہیں جو ابھی ہم نے بیان کئے۔ **لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا** یہ نیا جملہ ہے جس میں حضور ﷺ کو اور حضور ﷺ کے طفیل سے سارے مسلمانوں کو مسجد ضرار میں جانے سے وہاں ٹھہرنے، وہاں نماز پڑھنے سے منع فرمایا گیا۔ قیام سے مراد یا تو وہاں نماز پڑھنا ہے یا قیام سے مراد وہاں جانا ٹھہرنا ہے۔ یعنی آپ ﷺ وہاں کبھی نہ جائیں نہ ٹھہریں۔ اس صورت میں جانے ٹھہرنے سے مراد وہاں احترا ما جانا ٹھہرنا ہے۔ چار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اُسے جلانے مٹانے گئے تھے۔ ابداً فرما کر یہ بتایا کہ یہ ممانعت ہمیشہ کیلئے ہے۔ (تفسیر نعیمی پارہ ۱۱)

تفسیر نعیمی میں مفتی احمد یار خاں صاحب فرماتے ہیں:

جو مسجد مسلمانوں کے اتحاد کو ختم کرنے کے لئے اور دوسری مسجد کے نمازی کم کرنے کے لئے بنائی جائے وہ "مسجد ضرار" کہلاتی ہے۔ مسجد ضرار جیسی مسجدیں بنانے والے رسول کریم رؤف و رحیم ﷺ کے ظاہری زمانہ حیات کے منافقین کی طرح مسجد بنانے کی وجوہات بیان کرتے وقت ہمیشہ جھوٹ بولتے ہیں۔ وہ مسجد "مسجد ضرار" کہلاتی ہے جس مسجد میں نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ کے خلاف زبان درازی کی جائے۔ (جاری ہے)

[۱۲] جلد ۱۰ ص ۲۰۶۔ [۱۳] جلد ۱۰ ص ۱۳۹۔ [۱۴] جلد ۱۰ ص ۴۲۷۔

اظہارِ محبت

بسلسلہ صحیح بخاری بحوالہ تیسیر الباری

از: ملک عارف محمود والحسن:

رب ذوالجلال والاکرام کا انتہائی کرم اور نوازش ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہمیں پیرِ طریقت رہبرِ شریعت حضرت علامہ مولانا الحاج منیر احمد یوسفی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی صورت میں ایک عظیم عالم عطا فرمائے ہیں۔ عالم وہی صاحبِ علم کہلا سکتا ہے جو عامل ہو اور عامل وہی ہو سکتا ہے جو علم پر عمل پیرا ہو۔

پیرِ طریقت رہبرِ شریعت جناب حضرت علامہ مولانا الحاج منیر احمد یوسفی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی کتاب بعنوان "صحیح بخاری بحوالہ تیسیر الباری" آپ کے علم کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ اس کتاب میں اُن پہلوؤں کو خوب اُجاگر کیا گیا ہے جس کی موجودہ معاشرے کو ضرورت ہے کیونکہ مصنف صرف علومِ دینیہ کے ہی ماہر نہیں بلکہ حالاتِ حاضرہ سے آگاہی رکھنے والے بھی ہیں۔ آپ بڑی محبت اور پیار سے اُمتِ مصطفیٰ ﷺ کی رہبری اور راہنمائی فرما رہے ہیں۔

کسی شخص کے عقائد و نظریات، ایمانیات اور اعتقادیات اُسی صورت میں درست ہوں گے جب اُس کا عقیدہ صحیح اور درست ہوگا۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ صحیح العقیدہ سنی عالمِ دین کی کتابوں کا انصاف کی نگاہ سے مطالعہ کیا جائے۔ مجھ جیسے عام انسانوں کی راہنمائی قرآن مجید فرقانِ حمید نے یوں فرمائی: فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ "پھر انہیں اہلِ علم سے دریافت کرو جن (مسائل) کو تم نہیں جانتے"۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل و کرم سے آپ نے اپنی کتابوں میں بڑے آسان الفاظ میں قرآن مجید اور احادیث مبارکہ کو توحیدِ ربانی کے ساتھ ساتھ عظمت اور تعظیم و توقیرِ محبوبِ کبریا رحمۃ للعالمین خاتم النبیین ﷺ اور آپ ﷺ کی ذات و صفات اور معجزات اور دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کے فضائل و معجزات نیز صحابہ کرام، اہلِ بیت عظام ﷺ اور اولیاء اللہ رحمہم اللہ تعالیٰ کی عظمتیں اور کرامتیں بیان فرمائی ہیں وہاں دیگر دینی مسائل کو بڑی خوبی سے بیان فرما کر ایک عظیم کارنامہ سرانجام دیا ہے اور ہمارے سینوں کو نورِ ایمان سے منور فرمایا ہے اس پر جتنی تحسین کی جائے کم ہے۔

دعا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ جل مجدہ الکریم اپنے پیارے نبی رحمت رؤف و رحیم ﷺ کے صدقے میرے شیخ کو عمرِ خضری عطا فرمائے اور آپ پر انوار و تجلیات کی بارشیں ہمیشہ برستی رہیں۔ آمین!

از: مولانا قاری محمد رب نواز نقشبندی حقانی جلالی:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

السلام علیکم مزاج گرامی بخیر

بندۂ ناچیز نے قبلہ یوسفی صاحب کو اتوار ۲۹ مئی ۲۰۱۱ء کو نمازِ عصر کے بعد فون کیا اور ملاقات کا وقت مانگا۔ تو بوجہ مصروفیات حضرت نے فرمایا کہ آج میں ائیر پورٹ کے پاس "علی کالونی" جا رہا ہوں تو آپ کل یعنی ۳۰ مئی ۲۰۱۱ء بروز پیر دن 11:00 بجے تشریف لے آئیں۔ تو حسبِ وعدہ بندۂ ناچیز اپنے دو دوستوں کے ہمراہ قبلہ حضرت صاحب کے پاس جامع مسجد نگینہ میں ملاقات کے لئے حاضر ہوا۔

ہم لوگ ایک مسئلہ اور اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے ایک فتویٰ کی تسلی و تشفی کے لئے حاضر ہوئے تھے کیوں کہ کچھ دن پہلے ایک مولوی صاحب سے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے ایک فتویٰ بارے میں کافی بحث و مباحثہ بھی ہوا مگر وہ نہ مانے۔ بندۂ ناچیز کا تقریباً کافی عرصہ سے یہ معمول ہے کہ اگر کوئی مسئلہ درپیش ہوتا ہے تو پہلے خود کوشش کرتا ہے، کتابوں سے تلاش کرنے کے بعد اگر نہ ملے تو قبلہ یوسفی صاحب کو فون کر کے مسئلہ اور حوالہ پوچھ لیتا ہوں۔ میں بے حد مشکور ہوں قبلہ یوسفی صاحب کا میں نے جب بھی فون کیا آپ خود فون سنتے ہیں۔ دعا و سلام کے بعد جب عرض کی جاتی ہے حضرت ایک مسئلہ پوچھنا ہے تو فرماتے ہیں جی ارشاد

فرمائیں۔ قبلہ یوسفی صاحب کا یہ جملہ سن کر مجھے بہت ہی خوشی ہوتی ہے کیونکہ میں کافی لوگوں سے فون پر رابطہ کرتا ہوں جب کسی مسئلہ کے لئے بات ہو تو فرماتے ہیں آپ ہمارے پاس آ جائیں مگر قبلہ یوسفی صاحب کا انداز سب سے جدا ہے یہ فرماتے ہیں ابھی ارشاد فرمائیں۔

قبلہ یوسفی صاحب نے مسئلہ بھی سمجھایا اور اعلیٰ حضرت کا فتویٰ بھی ہمیں سمجھایا۔ ملاقات ہماری کافی لمبی رہی تقریباً اڑھائی گھنٹے مختلف موضوعات پر بات ہوتی رہی تو دوران گفتگو قبلہ یوسفی صاحب نے اپنے مبارک ہاتھوں سے ہمیں کچھ کتابیں دیں جن میں بالخصوص "صحیح بخاری بحوالہ تیسیر الباری" جلد اوّل، یوسف مصر محبت، ایصالِ ثواب، مکمل صحیح اسلامی عقیدہ اور دیگر کتب و رسائل۔

میں نے گھر آتے ہی "یوسف مصر محبت" کا مطالعہ شروع کر دیا۔ قبلہ یوسفی صاحب نے اپنے شیخ کامل کی ذاتِ اقدس کے حالات و واقعات پر کمال کی عرق ریزی کی ہے۔ بہت دل محظوظ ہوا۔ پھر میں نے رات کو صحیح بخاری بحوالہ تیسیر الباری کا مطالعہ شروع کیا تو رات ختم ہوگئی مگر کتاب کو میں نے نہ چھوڑا۔

نمازِ فجر پڑھانے کے بعد بھی پڑھتا رہا۔ پھر مدرسہ جامعہ شمسیہ فیض العلوم میں اپنے ساتھ لے آیا۔ کلاس میں چار اسباق (ترجمۃ القرآن، شرح مائۃ عامل، ہدایۃ النحو اور منطق) پڑھانے کے بعد پھر پڑھنا شروع کیا تو تقریباً کتاب کے پانچ صفحات باقی تھے خیر میں نے کتاب کو پورا پڑھا تو دل کو سکون اور روح کو چین آ گیا۔

قبلہ یوسفی صاحب نے عرق ریزی کا حق ادا کر دیا اور غیر مقلد مولوی صاحب کی ہر ہر لفظ میں صحیح تشریح کا حق ادا کیا ہے۔

قبلہ یوسفی صاحب ویسے بھی بڑے مدلل خطیب اور مدلل مصنف اور مدلل صوفی بزرگ ہیں اور بڑے عزیز انسان ہیں۔

آپ کی ہر کتاب حوالہ جات کے ساتھ مزین ہوتی ہے۔

بلکہ اگر کسی کو کوئی حوالہ درکار ہو تو قبلہ یوسفی صاحب سے رابطہ کرے۔

آخر میں دعا گو ہوں اُن حضرات کا بھی جو قبلہ یوسفی صاحب کے ساتھ ہر طرح کا تعاون اور محبت کرتے ہیں۔

اس دور میں قبلہ یوسفی صاحب عرق ریزی کا حق ادا کر رہے ہیں اور آپ نے کئی موضوعات پر مدلل اور جامع کتابیں تحریر فرمائی ہیں۔ اور اللہ تبارک و تعالیٰ کے خاص فضل و کرم اور حضور نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ کی خاص نظرِ کرم اور آپ کے شیخ کامل کی خاص نظرِ عنایت آپ پر ہے کہ آپ کو ہر موضوع پر لب کشائی، تصنیف و تالیف کا مکمل ملکہ حاصل ہے۔ اور خصوصاً عمل کی درستگی پر بڑا زور دیتے ہیں آپ کے مرید اگر کسی بھی جگہ نظر آئیں گے تو سنت کے مطابق داڑھی شریف، سفید لباس اور سفید عمامہ شریف زیبِ تن ہو گا، پتہ چل جاتا ہے کہ یہ بندہ قبلہ یوسفی صاحب کے ساتھ وابستہ ہے۔

دعا ہے ربِ کریم قبلہ یوسفی صاحب کو عمرِ خضری عطا فرمائے اور آپ کا سایہ اہلسنت پر تا دیر قائم و دائم فرمائے اور حضرت کے جذبوں میں اللہ کریم اور زیادہ چاشنی عطا فرمائے۔ آمین!

خادم العلماء و نیاز مند

مولانا قاری محمد رب نواز نقشبندی حقانی جلالی

خطیب جامع مسجد غوثیہ رضویہ شمس آباد کوٹ خواجہ سعید لاہور

مدرس جامعہ شمسیہ فیض العلوم فیض باغ لاہور

چیف ایڈیٹر ماہنامہ سیدھا راستہ لاہور کا دورۂ انگلینڈ

منیر احمد یوسفی (ایم۔اے) چیف ایڈیٹر ماہنامہ "سیدھا راستہ" لاہور، مورخہ ۱۳ ستمبر تا ۱۳ اکتوبر کو تبلیغی دورے پر انگلینڈ کے مختلف شہروں میں تشریف لے جا رہے ہیں۔

انگلینڈ میں پروگرام کی مزید معلومات کے لئے رابطہ کریں

محمد ساجد یوسفی 00447716954738

محمد طاہر یوسفی 00447872340123

ABC CERTIFIED

رجسٹرڈ سی پی ایل ۳۳۳

مطابع نگینہ پرنٹرز: 0300-4156287